

مختصر مسائل و احکام

رمضان روزہ

اور

زکوٰۃ

PDFBOOKSFREE.PK

تحریر

ابو عدنان محمد منیر قمر



مختصر مسائل واحكام

رمضان 'روزہ اور زکوٰۃ

تحریر: ابو عدنان محمد منیر قمر

ترجمان: ہیریم کورٹ الخبیر (السعودیہ)

تو حید پبلیکیشنز، بنگلور (انڈیا)

اشاعت کے دائمی حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

نام کتاب :	مختصر مسائل واحكام رمضان، روزہ اور زکوٰۃ
تالیف :	ابوعدنان محمد منیر قمر نواب الدین
کمپوزنگ :	شاہد ستار
طبع دوم :	۱۴۲۳ھ / ۲۰۰۲ء
باہتمام :	توحید پبلیکیشنز، بنگلور

ہندوستان میں ملنے کے پتے

1- توحید پبلیکیشنز، ایس. آر. کے. گارڈن

بنگلور۔ فون۔ ۶۶۵۰۶۱۸

2- چارمینار بک سینٹر

چارمینا مسجد روڈ، شیواجی نگر، بنگلور۔ ۱

3- میسور۔ فون۔ ۴۹۲۱۲۹

رابطہ: [E-Mail:tawheed_pbs@hotmail.com](mailto:tawheed_pbs@hotmail.com)



فہرست مضامین

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر
15	اصحابِ رخصتِ قضاء	۲۰	۳	۱
16	لیلۃ القدر اور اعتکاف	۲۱	۵	۲
16	مباحاتِ اعتکاف	۲۲	۶	۳
17	ممنوعاتِ اعتکاف	۲۳	۶	۴
17	شہینہ	۲۴	۷	۵
17	صدقہ فطر	۲۵	۷	۶
18	نفلی روزے	۲۶	۷	۷
20	ممنوع روزے اور ممنوع انداز	۲۷	۷	۸
20	عیدین کے مسائل	۲۸	۷	۹
24	روزہ داروں کیلئے ضروری نصیحتیں	۲۹	۸	۱۰
27	خواتین کیلئے چند ضروری نصائح	۳۰	۸	۱۱
32	رمضان و روزہ - ضعیف احادیث	۳۱	۹	۱۲
43	مختصر مسائل زکوٰۃ	۳۲	۹	۱۳
43	قرآن شریف میں ہے	۳۳	۱۱	۱۴
43	زکوٰۃ ادا کرنے والوں کیلئے حکمِ الہی	۳۴	۱۱	۱۵
44	نبی ﷺ نے فرمایا	۳۵	۱۲	۱۶
44	زکوٰۃ فرض ہونے کی شرائط	۳۶	۱۲	۱۷
45	مشترکہ کھانا (کمپنی)	۳۷	۱۳	۱۸

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	صفحہ نمبر	مضمون	نمبر شمار
45	اموال زکوٰۃ - جن پر زکوٰۃ فرض ہے	۳۸	14	روزے کے مہطلات	۱۹
48	بھیڑ بکریاں	۴۷	45	وہ اشیاء جن پر زکوٰۃ واجب نہیں	۳۹
48	کانیں اور معدنیات	۴۸	45	سونا اور چاندی کی زکوٰۃ	۴۰
49	زکوٰۃ کی ادائیگی اور تقسیم	۴۹	46	مال تجارت	۴۱
49	وہ لوگ جن پر زکوٰۃ حرام ہے	۵۰	46	زرعی پیداوار	۴۲
49	وہ لوگ جن کو صدقہ و زکوٰۃ دینا افضل ہے	۵۱	46	غلوں اور پھلوں کا نصاب	۴۳
50	زکوٰۃ کے مصارف و مقامات	۵۲	47	موشی	۴۴
52	فہرست تراجم و تالیفات محمد منیر قمر	۵۳	47	اُونٹ	۴۵
56	فہرست مطبوعات توحید پبلیکیشنز	۵۴	48	گائے بھینس	۴۶

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حرفِ چند

اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ، وَنَسْتَعِيْنُهٗ، وَنَسْتَغْفِرُهٗ، وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرٍ
اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتٍ اَعْمَا لِنَا، مِنْ يَّهْدِيْهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ، وَمَنْ يُّضِلِّ فَلَا
هَادِيَ لَهٗ، وَاشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ، لَا شَرِيْكَ لَهٗ، وَاشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُهٗ، وَرَسُوْلُهٗ، اَمَّا بَعْدُ:

قارئین کرام! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ماہ رمضان، روزہ اور زکوٰۃ کے فضائل و مسائل اور احکام پر مشتمل ہماری ایک تفصیلی
کتاب طباعت کیلئے تیار ہے، لیکن اس پر کچھ وقت لگے گا، لہذا ہم نے سوچا کہ اُسکی طباعت
سے پہلے یہ مختصر رسالہ آپ کی خدمت میں پیش کر دیا جائے۔ امید ہے کہ ضروری مسائل اس
مختصر انداز میں آپ کیلئے باعثِ استفادہ ہونگے۔ اللہ تعالیٰ اس رسالہ کو شرفِ قبولیت سے
نوازے، اور ہمارے لئے اور ہمارے معاون تمام دوست و احباب کیلئے دنیا و آخرت کی نجات

وفلاح کا ذریعہ بنائے۔ آمین

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

رمضان کی مبارک گھڑیوں میں آپ کی نیک خواہشات اور دعاؤں کا طالب۔

الخبر، سعودی عرب

ابوعدنان محمد منیر قمر نواب الدین

۳ رمضان المبارک ۱۴۲۲ھ

ترجمان سپریم کورٹ، الخبر، 31952

۱۹ نومبر ۲۰۰۱ء

وداعیہ متعاون، مراکز دعوت و ارشاد

الخبر، الدمام، الظهران

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مختصر مسائل واحكام رمضان و روزہ

فضائل وبركات:

[1] رمضان المبارک میں قرآن کریم نازل کیا گیا، لہذا یہ ”ماہ قرآن“ ہونے کا شرف رکھتا ہے۔

اس کا روزہ مسلمانوں پر فرض کیا گیا ہے۔ (البقرہ: ۱۸۳، ۱۸۵)

نبی کریم ﷺ نے روزے کو اسلام کے پانچ ارکان میں سے شمار فرمایا ہے۔ (بخاری ۱/۵۴۹)

[2] روزہ ایک ایسی انفرادی حیثیت والی عبادت ہے، جسکے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

”روزہ میرے لئے ہے اور اس کا اجر بھی میں ہی دوں گا“۔ (صحیح بخاری و مسلم)

اور نبی ﷺ نے فرمایا ہے: ”ایمان و اخلاص کے ساتھ روزے رکھنے والوں کے پہلے تمام گناہ

بخشتے جاتے ہیں“۔ (صحیح بخاری و مسلم)

[3] رمضان المبارک کی صرف ایک رات ”لیلة القدر“ کی عبادت کا ثواب ایک ہزار ماہ

(۸۳ سال ۴ ماہ) سے زیادہ ہے۔ (سورة القدر: ۳)

روزے کے فضائل وبركات اور فوائد و ثمرات کے روحانی پہلو کے علاوہ اسکے طبی و نفسیاتی اور

مادی فوائد بھی بکثرت ہیں۔ (تفصیل کیلئے دیکھیے: ماہنامہ مجلہ ”منار الاسلام“ ابو ظہبی

جلد ۶ شماره ۹ بابت ۱۴۰ھ ۱۹۸ھ تفسیر المنار علامہ رشید رضا مصری ۱۴۲۲-۱۴۹

احکام الصیام ڈاکٹر مصطفیٰ السباعی ص ۳۸-۴۰

لغوی واصلاحی معنی:

[4] الصوم (روزہ) کا لغوی معنی ”کسی کام سے رک جانا ہے“ جبکہ اصطلاحی اعتبار سے ”صبح صادق سے لیکر غروب آفتاب تک پیٹ اور نفس کی خواہشات سے رکے رہنے کا نام روزہ ہے۔“
(تفسیر ابن کثیر ۲/۱۳۱، تفسیر المنار ۲/۱۳۲ فتح الباری ۱۰/۲۰۴، نیل الاوطار ۲/۱۸۶)

سلامی یا استقبال کا روزہ:

[5] رمضان سے ایک دن پہلے استقبال و سلامی کا روزہ رکھنا یا رمضان کے آغاز و شعبان کی انتہاء میں شک کی وجہ سے روزہ رکھنا، سخت منع ہے۔ (صحیح بخاری و مسلم) شک کے دن کے روزے کو نبی ﷺ کی نافرمانی قرار دیا گیا ہے۔ (سنن اربعہ و ابن حبان و دارمی)

رمضان کے دنوں کی تعداد:

[6] اس بات پر پوری امت اسلامیہ کا اجماع و اتفاق ہے کہ کوئی عربی یا قمری مہینہ (رمضان یا غیر رمضان) انتیس (۲۹) دنوں سے کم اور تیس (۳۰) دنوں سے زیادہ نہیں ہوتا۔ (بداية المجتهد ۹۲۲) یہ بات نبی اکرم ﷺ سے بھی ثابت ہے۔ (صحیح بخاری و مسلم)

ترک روزہ کا گناہ:

[7] رمضان المبارک کے روزے بلا عذر شرعی ترک کرنا گناہ کبیرہ ہے۔ (کتاب الکبائر علامہ ذہبی ص ۳۹)

ہلالی عید و رمضان کی شہادت:

[8] ایک عاقل و بالغ، نیک خصال و صدق مقال اور قوی نظر مسلمان شہادت دے کہ اس نے

چاند دیکھا ہے تو اگلے دن روزہ رکھا جائے گا۔ (ابوداؤد، ابن حبان، حاکم، بیہقی، دارمی)

البتہ عید کے چاند کیلئے دو آدمیوں کی گواہی چاہیے۔ (ابوداؤد، نسائی، دارقطنی، احمد)

[9] اگر کوئی ایسی شہادت ہو جو شرعاً معتبر نہ ہو، تو ایسے موقع پر شہادت دینے والا خواہ واقع میں سچا

ہی کیوں نہ ہو، اسے اکیلے اپنی رویت پر عمل کر کے روزہ نہیں رکھنا چاہیے اور نہ ہی اکیلے عید کرنا

چاہیے، بلکہ تمام مقامی مسلمانوں کے ساتھ رہنا چاہیے۔ (ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ،

دارقطنی، بیہقی)

اگر رویت کی غلطی کی وجہ سے رمضان کا پہلا روزہ چھوٹ گیا ہو، اور ۲۸ روزوں کے بعد شوال کا

چاند نظر آجائے تو اگلے دن عید کر لیں۔ لیکن عید کے بعد ایک روزہ قضاء کر لیں۔ سعودی عرب

خلیجی ممالک میں ایسا ہو چکا ہے۔ (فتاویٰ اسلامیہ ۱۳۲۲ھ - فتویٰ ابن باز)

اختلافِ مطالع:

[10] پوری دنیا میں چاند کا مطلع ایک نہیں ہو سکتا، لہذا اختلافِ مطالع کا اعتبار ہوگا۔ ہر ملک اپنی

رویت کا پابند ہے۔ (المغنی ابن قدامہ ۳۲۸/۴)

جہاں چاند نظر آجائے، وہاں سے مشرق کی جانب ۵۶۰ میل (۸۴۰ کلومیٹر) تک طلوعِ ہلال کا

اعتبار ہوگا۔ (فضائل واحکام رمضان، مولانا عبید اللہ رحمانی ص ۸-۱۲، جدید فقہی مسائل ص ۷۹-۸۰)

طویل الاوقات علاقوں میں روزے:

[11] قطبین اور ان کے قریبی طویل الاوقات علاقوں میں نمازوں کے اوقات اور روزے کیلئے

دن رات یا سحری و افطاری کیلئے وہاں معتدل شب و روز والے علاقوں کی طرح ہی ہر ۲۴ گھنٹے

میں پانچ نمازیں اور بارہ ماہ مقرر کر کے ایک ماہ کے روزے رکھے جائیں گے۔ (صحیح مسلم

وشرح نووی ۱۸/۹-۶۵-۶۶، صحیح سنن ترمذی ۲۴۹/۲، جدید فقہی مسائل ص ۸۲-۸۶)

دعاء رویت ہلال:

[12] رمضان، عید یا کسی بھی ماہ کا چاند پہلی مرتبہ دیکھیں، تو رویت ہلال کی یہ دعاء کریں:

((اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُمَّ أَهْلَهُ، عَلَيْنَا بِأَلَمِنٍ وَالْإِيمَانِ وَالسَّلَامَةِ
وَالْإِسْلَامِ وَالتَّوْفِيقِ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضَى، رَبَّنَا وَرَبُّكَ اللَّهُ))

(ابن حبان، دارمی، مستدرک حاکم، مسند احمد)

یا یہ کہیں:

((اللَّهُمَّ أَهْلَهُ، عَلَيْنَا بِأَلَمِنٍ وَالْإِيمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ،
رَبِّي وَرَبُّكَ اللَّهُ))

(ترمذی شریف)

[13] بوقت دعاء چاند کی طرف منہ کئے کھڑے نہ رہیں، بلکہ دیکھیں اور اپنی راہ لیں اور دعاء

کرتے جائیں۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، آثار حضرت علی و ابن عباس رضی اللہ عنہما)

نماز تراویح:

[14] قیام اللیل، قیام رمضان، صلوة اللیل، تہجد اور تراویح ایک ہی نماز کے مختلف نام ہیں، جن

کی مسنون تعداد و تسمیت گیارہ رکعتیں ہے۔ (صحیح بخاری مع فتح الباری ۳۳۳/۳، ۲۵۱/۴)

صحیح مسلم مع نووی ۱۴/۶۳)

[15] نماز تراویح کی بڑی فضیلت ہے۔ یہ نماز تمام گناہوں کے کفارے کا سبب

ہے۔ (صحیح بخاری و مسلم) البتہ یہ سنت ہے، فرض نہیں۔ (صحیح بخاری و مسلم)

اسکی جماعت بھی سنت ہے۔ نبی ﷺ نے تین دن جماعت کروائی تھی۔ (بخاری و مسلم)

[16] بیس تراویح والی مرفوع روایت صرف ایک ہے اور وہ ضعیف ہے۔ (نصب الرایہ

زیلعی، آثار السنن نیموی، تحفة الاحوذی مبارکپوری) یہی معاملہ اس موضوع سے متعلقہ آثار

کا ہے۔ (فتح الباری و تحفة الاحوذی و زاد المعاد و نماز تراویح علامہ البانی)

[17] آئمہ و فقہاء و علماء احناف کی ایک معتد بہ تعداد نے گیارہ رکعت تراویح (مع وتر) کے ہی

سنت رسول ﷺ ہونے کا اعتراف کیا ہے۔ (عمدة القاری عینی ۱۷/۴، نصب الرایہ

زیلعی ۱۵۲/۲، موطا امام محمد ص ۹۳ و ص ۱۳۸-۱۳۹، فتح القدیر شرح ہدایہ ۳۳۲/۱، التعلیق

الممجد عبدالحمی لکھنوی ص ۱۳۸، ۹۳ و عمدة الرعاہ حاشیہ شرح وقایہ ۲۰۷/۱ و تحفة

الاخیار ص ۲۸ و حاشیہ ہدایہ ۱۵۱/۱، المرقاة ملا علی قاری ۱۷۲/۲-۱۷۵/۱، اوجز المسالك

مولانا محمد زکریا کاندھلوی، العرف الشذی علامہ انور شاہ کشمیری ص ۳۰۹، ۳۲۹،

فیض الباری ۴۲۰/۱، کشف الستر ص ۴۷، لطائف قاسمیہ مولانا نانوتوی مکتوب سوئم، فتح

سر المنان ص ۳۲۷، البحر الرائق ابن نجیم ۷۲، ۷۳، حاشیہ علامہ طحطاوی بر در مختار

۳۹۵/۱، فتاویٰ شامی ۴۹۵/۱، حاشیة الاشباہ والنظائر للحموی ص ۹، شرح کنز الدقائق

ابوالسعود ص ۳۶، مراقی الفلاح ابوالحسن ص ۲۲۷، ما ثبت بالسنة شیخ عبدالحق دہلوی

ص ۲۹۲ و مدارج النبوة ۴۶۵/۱، حاشیہ بخاری مولانا احمد علی سہارنپوری ۱۵۴/۱ و عین

الهدایہ ص ۵۶۲ و المفاتیح لا سرار التراویح ص ۹، مصفیٰ شرح مؤطا مع مسویٰ شاہ ولی اللہ

دہلوی ۱۷۷/۱)

[18] نماز تراویح کے بعد دوبارہ باجماعت تہجد یا نوافل ادا کرنا ثابت نہیں، البتہ انفرادی طور پر

باعث اجر و ثواب ہے۔ (فتویٰ مولانا عبید اللہ عقیف ہفت روزہ اہلحدیث لاہور جلد ۲۰،

شمارہ ۲۱، ۲۰۹ھ / ۱۹۸۹ء)

بچوں کے روزے:

[19] بچوں کو روزے رکھوانا چاہیے، تاکہ وہ عادی ہو جائیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا یہی عمل

تھا۔ (صحیح بخاری و مسلم)

سحری کے مسائل:

[20] روزہ کی صرف دل سے کی گئی نیت کافی ہے۔ (فتاویٰ ابن تیمیہ[ؒ] ۲۲/۲۲-۲۵۵، فتح

الباری، ۱۳/۱، زاد المعاد ۲۰۱/۱)

وَبِصَوْمٍ غَدٍ... کے الفاظ والی نیت مسنون نہیں بلکہ خود ساختہ ہے۔ (اشعة اللمعات شیخ عبدالحق

دہلوی حنفی ص ۱۹، ہدایہ، عمدۃ الرعاۃ لکھنوی ص ۱۲۹، مکتوبات مجدد الف ثانی دفتر اول

مکتوب: ۱۸۶، بہشتی زیور حصہ دوم ص ۱۳)

[21] سحری کھانا نبی ﷺ کی سنت اور باعث برکت ہے۔ (صحیح بخاری و مسلم)

اہل کتاب اور مسلمانوں کے روزوں میں فرق صرف سحری کھانا ہی ہے۔ (بخاری و مسلم)

وہ چاہے ایک لقمہ (سنن سعید بن منصور) یا پانی کا ایک گھونٹ ہی کیوں نہ ہو۔ (ابن عساکر،

صحیح الجامع الصغیر ۲/۳۱۳، سحری کسی بھی حلال چیز سے ہو سکتی ہے، البتہ ”مومن کی بہترین

سحری کھجور ہے“۔ (صحیح سنن ابی داؤد)

[22] رات کے آخری تہائی حصہ سے لیکر آذان تک سحری کھائی جاسکتی ہے، حتیٰ کہ آذان کے

وقت تک کوئی کھاپی رہا ہے، اور آذان شروع ہوگئی تو وہ دوران آذان پانی وغیرہ پی سکتا ہے۔“

(صحیح سنن ابی داؤد) رات بھر کھاتے پیتے رہنا اور اصل سحری کے وقت سے پہلے ہی سو جانا

خلاف سنت اور باعثِ نحوست اور بے برکتی ہے۔

افطاری کے مسائل:

[23] سورج غروب ہوتے (آذان سنتے) ہی روزہ افطار کر لینا چاہئے۔ ”اسی میں خیر و بھلائی

ہے۔“ (صحیح بخاری و مسلم)

”افطاری میں بلاوجہ تاخیر کرنا یہود و نصاریٰ کا فعل ہے۔“ (ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، حاکم)

[24] ”روزہ تازہ کھجور یا پھر خشک کھجور ورنہ پانی سے افطار کرنا مسنون ہے۔“ (ابوداؤد، حاکم)

ترمذی، ابن ماجہ، ابن حبان، دارمی، مسند احمد)

نمک سے روزہ افطار کرنے کا کوئی ثبوت ہماری نظر سے نہیں گزرا۔

روزہ افطار کرنے کی دعاء:

[25] ((اللَّهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلَىٰ رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ))

(سنن کبریٰ بیہقی، مصنف ابن ابی شیبہ، عمل الیوم واللیلۃ ابن السنی، الزہد ابن المبارک)

اس دعاء والی حدیث کی سند پر شیخ غازی عزیر (الکبیل) نے کلام کیا ہے۔ (ترجمان دہلی جلد ۱۴،

شمارہ ۷، ۱۴۱۳ھ ۱۹۹۴ء) جبکہ علامہ البانی نے اسے مرسل (ضعیف) قرار دیتے ہوئے شواہد

کی بناء پر قوی کہا ہے۔ (تحقیق مشکوٰۃ ۲۲۱/۱، ارواء الغلیل ۳۸/۴)

بہر حال اس دعاء میں جو ((وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ)) کے الفاظ ہیں، وہ ثابت

نہیں ہیں۔ البتہ ایک دوسری حدیث میں یہ دعاء بھی ہے:

((ذَهَبَ الظَّمَاُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَبَتَّ الْأَجْرُ إِن شَاءَ اللَّهُ))

(ابوداؤد، السنن الکبریٰ نسائی، دارقطنی، مستدرک حاکم، ابن السنی)

افطاری کے وقت دعا قبول ہوتی ہے۔ (ترمذی، ابن ماجہ، ابن السنّی، ابن حبان، مستدرک حاکم، ابن عساکر، تحقیق زاد المعاد ۵۲/۲، الارواء ۴/۴)

[26] روزہ افطار کروانے والے کو بھی روزے دار جتنا ثواب دیا جاتا ہے اور روزے دار کا ثواب بھی کم نہیں کیا جاتا۔ (ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن خزیمہ، ابن حبان، مسند احمد)

روزے کے مباحات (جن سے روزہ نہیں ٹوٹتا):

[27] مسواک کرنا، صبح ہو یا شام اور مسواک خشک ہو یا تر۔ (ترجمۃ الباب بخاری، ترمذی، مسند احمد) سہ پہر کو مسواک کی ممانعت کا پتہ دینے والی روایت ضعیف و ناقابل حجت ہے۔ اور تر مسواک پر قیاس کرتے ہوئے ہی [28] منجن اور [29] ٹوتھ پیسٹ کا (احتیاط کے ساتھ) استعمال روا ہے۔ (فتاویٰ شیخ ابن باز، مجلہ الدعوة، شماره ۱۰۴۱، رمضان ۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۶ء) [30] بوقت ضرورت سالن چکھ کر تھوک دینا۔ (ترجمۃ الباب بخاری)

[31] کلی کرنا اور [32] احتیاط کے ساتھ ناک میں پانی ڈالنا۔ (ابوداؤد، ترمذی، نسائی)

ابن ماجہ، ابن خزیمہ، حاکم [33] بھول کر کچھ کھاپی لینا۔ (صحیح بخاری و مسلم)

[34] نہانا اور [35] سر پر پانی ڈالنا۔ (ابوداؤد، نسائی، مؤطا مالک، مسند احمد)

[36] جنابت کی حالت میں روزہ رکھنا۔ (صحیح بخاری و مسلم)

[37] بیوی کا بوسہ لینا اور [38] بغلگیر ہونا۔ (صحیح بخاری و مسلم) البتہ جسے اپنے نفس پر اختیار نہ ہو اور بوس و کنار کے نتیجے میں جماع میں واقع ہو جانے کا خدشہ ہو، اسکے لئے یہ مکروہ ہے۔ (بخاری و مسلم، ابوداؤد)

[39] سبکی لگوانا، فصد کروانا یا کچنے لگوانا۔ (صحیح بخاری، دارقطنی، بیہقی)

[40] سرمہ لگانا۔ (ترمذی و الفتح الربانی) اسی کے تحت آنکھ میں قطرے (آئی ڈراپس) یا کوئی

دوسری دوا بھی آجاتی ہے۔ (فقہ السنہ) [41] نچو کرنا۔ [42] عطر لگانا۔ [43] جسم پر تیل

لگانا۔ [44] کوئی خوشبو سونگھنا۔ (فتاویٰ ابن تیمیہ، فقہ السنہ، تحفة الاحوذی)

اسی سے اگر بتی کے جواز کا بھی پتہ چلتا ہے۔ [45] خود بخود تے آجانا۔ (ابوداؤد، ترمذی، ابن

ماجہ، ابن حبان، مسند احمد، حاکم) [46] ٹیکہ لگوانا (جو دوائی ہو، غذائی نہ ہو)۔ (فتاویٰ

علماء حدیث، فتاویٰ ابن تیمیہ، فقہ السنہ، جدید فقہی مسائل، فتاویٰ ابن باز مجلۃ البلاغ

کویت، شماره ۶۵۰ رمضان ۱۴۰۲ھ / ۱۹۸۲ء)

روزے کے مہطلات (جن سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے):

[47] جان بوجھ کر کچھ کھانی لینا۔ کیونکہ روزے کے دوران کچھ نہ کھانا پینا ہی تو روزے کا رکن

اعظم ہے۔ (☆ اور جمہور اہل علم کے نزدیک اس پر قضاء واجب ہے)۔ [48] جماع کر لینا۔ (صحیح

بخاری و مسلم) اس پر بالاتفاق قضاء اور مرد پر کفارہ بھی ہے۔ یعنی اسکی جگہ ایک روزہ رکھے،

اور غلام آزاد کرے، یا مسلسل ساٹھ روزے رکھے، یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ (بخاری و

مسلم، المغنی، فقہ السنہ) [49] عمد یعنی جان بوجھ کر تے کرنا۔ (ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ،

ابن حبان، مسند احمد، مستدرک حاکم) اور اس پر قضاء واجب ہے۔

[50] حیض و نفاس کا خون شروع ہو جانا، چاہے غروب آفتاب کے کچھ پہلے ہی کیوں نہ

آجائے۔ اس عرصہ میں چھوٹی ہوئی نمازیں تو معاف ہیں، مگر روزوں کی قضاء واجب

ہے۔ (بخاری و مسلم، فقہ السنہ)

[51] کچھ نگل لینا، اگرچہ وہ چیز غذا کے طور پر استعمال ہونے والی نہ ہو۔ (المغنی)

[52] سحری و افطاری میں غلطی، یعنی قبل از وقت روزہ افطار کر لینا یا بعد از انتہاء سحری دیر تک

کھاتے پیتے رہنا، اس پر احتیاطاً اس دن کی قضاء ہے۔ (بخاری، المغنی، فقہ السنہ)

[53] جان بوجھ کر کسی طرح مادہ منویہ خارج کر لینا۔ (اس پر قضاء واجب ہے) البتہ محض نظریاً

سوچ سے ایسا ہو جائے، سوتے میں بد خوابی ہو جائے، یا مذی خارج ہو جائے، تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا ہے۔ (فقہ السنہ)

اصحابِ رخصتِ قضاء:

[54] بیمار، جسے روزہ رکھنے سے بیماری بڑھنے، شفاء متاثر ہونے، یا اس کے مرنے کا ڈر ہو۔

(سورۃ البقرہ: ۱۸۵ و فقہ السنہ و احکام القرآن جصاص)

[55] دائم المرض آدمی ہر روزہ کے بدلے فدیہ دیتا جائے، اس پر قضاء بھی واجب نہیں۔ (الفقہ

علی المذاهب الاربعہ)

[56] عمر رسیدہ مرد یا عورت جسکے لئے روزہ رکھنا ممکن نہ ہو۔ وہ صرف فدیہ دے دیں۔ اور اگر

وہ فقیر بھی ہوں، تو ان پر فدیہ و قضاء کچھ بھی نہیں۔ (صحیح بخاری، الفقہ علی المذاهب

الاربعہ، تفسیر ابن کثیر، ارواء الغلیل، فتاویٰ علماء حدیث)

[57] حمل یا چھوٹے بچے کو دودھ پلانے والی عورت کو بھی قضاء کرنے کی اجازت ہے۔ البتہ

ہر روزے کے ساتھ ہی فدیہ بھی دے دے۔ (بخاری، سنن اربعہ، فتاویٰ علماء حدیث)

[58] حیض و نفاس والی عورتیں، یہ بعد میں اتنے روزے قضاء کر لیں۔ (بخاری و مسلم)

[59] مسافر، (سورۃ البقرہ: ۱۸۵) جس سفر میں نماز قصر کی جاسکتی ہے، اسی میں روزہ بھی قضاء

کیا جاسکتا ہے۔

لیلة القدر اور اعتکاف:

[60] لیلة القدر رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں (۲۱، ۲۳، ۲۵، ۲۷، ۲۹) میں سے ایک

ہے۔ (صحیح بخاری و مسلم) ماہ رمضان ماہ قرآن اور لیلة القدر، شب قرآن ہے۔ (سورة

البقرہ: ۱۸۵، سورة الدخان: ۳، سورة القدر: ۳)

اسی ایک رات کی عبادت کا ثواب ایک ہزار ماہ (۸۳ سال ۴ ماہ) سے زیادہ ہے۔ (القدر: ۳)

اس رات کے اگلے دن کا سورج اس طرح طلوع ہوتا ہے کہ اسکی شعاعیں نہیں ہوتیں۔ (مسلم)

یہ رات بالکل صاف اور روشن ہوتی ہے۔ اسمیں سکون و دلجمعی ہوتی ہے نہ گرمی اور نہ سردی ہوتی

ہے اور نہ صبح تک ستارے ٹھہرتے ہیں۔ (تفسیر ابن کثیر)

[61] اسی کی تلاش میں اعتکاف کیا جاتا ہے، جو کہ سنت رسول ﷺ ہے۔ (بخاری و مسلم)

[62] اکیسویں شب کے آغاز میں اعتکاف کی نیت سے مسجد میں داخل ہو جائیں اور فجر پڑھ کر

جائے اعتکاف میں داخل ہو جائیں۔ (بخاری و مسلم، الفتح الربانی، فتاویٰ علماء حدیث)

[63] اعتکاف صرف مسجد (جامع مسجد) ہی میں ہو سکتا ہے۔ (سورة البقرہ: ۱۸۷، بخاری و

مسلم، تحفة الاحوذی، فقہ السنہ، فتاویٰ علماء حدیث)

مباحات اعتکاف:

[64] اعتکاف کے دوران نہانا، تیل لگانا اور کنگا کرنا جائز ہے۔ (صحیح بخاری و مسلم)

[65] گھر والوں سے ضروری بات کرنا اور انہیں باہر کے دروازے تک الوداع کرنا۔ (صحیح

بخاری و مسلم)

[66] مسجد میں مخصوص جگہ (کپڑا وغیرہ لگا کر) بنالینا۔ (ابن ماجہ)

ممنوعاتِ اعتکاف:

[67] اعتکاف والا آدمی اپنی بیوی کو شہوت کے ساتھ چھو نہیں سکتا، نہ بوس و کنار کر سکتا ہے،

نہ کسی کے جنازے میں شرکت کر سکتا ہے اور نہ کسی مریض کی مزاج پرسی کر سکتا ہے۔ (ابوداؤد)

[68] فضول گوئی سے بچیں۔ (ترمذی و ابن ماجہ) البتہ مباح گفتگو وغیرہ میں کوئی حرج نہیں۔

(صحیح بخاری و مسلم)

شبینہ:

[69] تین دن سے کم عرصہ میں قرآن کریم ختم کرنے والے کے بارے میں نبی ﷺ نے

فرمایا ہے کہ اس نے قرآن کو سمجھا ہی نہیں۔ (ابوداؤد، ترمذی، دارمی)

نبی ﷺ نے ایک رات میں کبھی بھی پورا قرآن نہیں پڑھا، لہذا مروجہ شبینہ جائز نہیں۔

(زاد المعاد، فتاویٰ علماء حدیث، جدید فقہی مسائل)

اور ایک رات میں قرآن پڑھنے والی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے متعلقہ روایت ضعیف ہے۔

صدقہ فطر:

[70] صدقہ فطر فرض ہے۔ (سورۃ الاعلیٰ: ۱۴-۱۵، ابن ماجہ)

[71] یہ فضول گوئی و نازیبا بات کا کفارہ اور روزے کو پاک کرتا ہے۔ (ابوداؤد)

[72] یہ ہر آزاد، غلام، مرد، عورت، چھوٹے بڑے مسلمان پر فرض ہے اور اسکی مقدار ایک

صاع (2.50 کلوگرام) ہے۔ (صحیح بخاری و مسلم)

[73] یہ کھجور، گندم، جو، پیپر، کشمش (غلے کی اقسام) سے دیا جاسکتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

چاول، کنگنی، چینا، جوار، مکئی، باجرہ، ماش، چنا، مٹر، انجیر اور خشک توت سے بھی فطرانہ نکالا جاسکتا ہے۔ (فتاویٰ علماء حدیث)

[74] حنابلہ، مالکیہ اور شافعیہ کے نزدیک صرف غلے سے ہی فطرانہ دینا ضروری ہے۔ مالکیہ کے نزدیک نقدی میں فطرانہ کفایت تو کر جائے گا، مگر مکروہ ہے۔ البتہ احناف کے نزدیک نقدی بھی جائز ہے۔ بہر حال کسی خاص مجبوری کے سوا غلہ ہی دینا چاہیے، تا کہ نقدی کی شکل میں آج فطرانہ، پھر ہدی و قربانی اور پھر کہیں دیگر فرائض و اسلامی شعائر کی قیمت لگانے کا بھی نہ سوچا جانا شروع ہو جائے۔ (الفقہ علی المذہب الاربعہ، الفتح الربانی)

[75] نماز عید سے پہلے ادا کریں۔ (صحیح بخاری و مسلم)

[76] عید سے دو ایک دن پہلے ادا کرنا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عمل تھا۔ (بخاری و مسلم)

[77] یہ بھی فقراء و مساکین، جہاد و مجاہدین وغیرہ ان آٹھوں مصارف میں صرف کیا جاسکتا ہے، جو مصارف زکوٰۃ ہیں۔ (سورۃ التوبہ: ۶۰)

[78] اجتماعی طریقہ اختیار کیا جائے تو بہتر ہے۔ پہلے مقامی مستحقین کو دیں، پھر جو بیچ جائے دوسرے علاقوں اور ممالک کو بھی بالاتفاق بھیج سکتے ہیں۔ (الفتح الربانی، فقہ السنہ)

نقلی روزے:

[79] ”جس نے رمضان کا مہینہ روزے رکھے (30×10=300) اور پھر شوال کے بھی چھ (شش عیدی) روزے رکھے لئے (6×10=60) تو اس نے گویا ہمیشہ (سال بھر یعنی ۳۶۰ دنوں کے) روزے رکھے۔“ (صحیح مسلم، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ)

[80] نبی ﷺ ”ذوالحج کے پہلے نو دنوں کے روزے رکھا کرتے تھے۔“ (ابوداؤد، نسائی،

بیہقی، مسند احمد)

[81] نو ذوالحج (یومِ عرفہ) کا روزہ اس سے پہلے اور پچھلے دو سالوں کے (صغیرہ) گناہوں کا

کفارہ ہو جاتا ہے۔ (صحیح بخاری و مسلم)

البتہ حاجیوں کے لئے بالاتفاق عرفہ کا روزہ رکھنا منع ہے۔ (الفتح الربانی)

[82] ماہِ محرم کے روزے رمضان کے بعد افضل ترین روزے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

خصوصاً یومِ عاشوراء (دس محرم) کا روزہ ایک سال کے (صغیرہ) گناہوں کا کفارہ ہو جاتا

ہے۔ (صحیح مسلم، ابوداؤد، بیہقی)

اسکے ساتھ ہی نو محرم کا روزہ ملا لینا بھی سنت ہے۔ (صحیح بخاری و مسلم)

[83] ماہِ شعبان میں بھی نبی ﷺ بکثرت روزے رکھا کرتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

البتہ استقبالِ رمضان یا اسلامی، اسی طرح نصف شعبان کے روزے ثابت نہیں ہیں۔ جیسا کہ شروع میں با دلیل و حوالہ تذکرہ ہوا ہے۔

[84] ہر ماہ کے ایامِ بیض (۱۳، ۱۴، ۱۵) کے روزے رکھنا سنت و ثواب ہے۔ (صحیح مسلم)

ماہِ رمضان اور ایامِ بیض کے روزوں کا ثواب پورے سال کے روزوں جتنا ہو جاتا ہے (مسلم)

[85] ہر سوموار اور جمعرات کا روزہ رکھنا بھی سنت ہے۔ (ترمذی و نسائی)

نبی ﷺ ان دنوں کا روزہ رکھتے تھے، کیونکہ ان دنوں میں بندوں کے اعمال اللہ کے حضور پیش

کئے جاتے ہیں۔ (ترمذی) سوموار کے روزے کے بارے میں فرمایا کہ اس دن میں پیدا ہوا اور

نبی بنا یا گیا تھا۔ (صحیح مسلم)

[86] صومِ داؤدی (ایک دن روزہ اور ایک دن چھٹی) کو نبی ﷺ نے افضل روزے قرار دیا

ہے۔ (صحیح بخاری و مسلم)

البتہ بلا ناغہ ہمیشہ روزے رکھتے جانے والوں کے بارے میں نبی ﷺ نے فرمایا: ”اس نے نہ روزہ رکھنا نہ افطار کیا“ (یعنی اس کا عمل بیکار گیا)۔ (صحیح مسلم)

[87] ہر ہفتہ اور اتوار کو بھی روزہ رکھنا چاہیے، تاکہ یہودیوں اور عیسائیوں کی مخالفت ہو جائے۔ (نسائی)

[88] نفلی روزہ جب چاہیں تو ٹولیں، اس پر کوئی قضاء و کفارہ نہیں ہے۔ (نیل الاوطار)

ممنوع روزے اور ممنوع انداز:

[89] عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے روزوں سے نبی ﷺ نے منع فرمایا ہے۔ (بخاری و مسلم)

[90] ذوالحج کی ۱۱، ۱۲، ۱۳ تاریخ (ایام تشریق) کے روزے بھی منع ہیں۔ (مسلم و احمد)

سوائے اسکے جسے ہدی (قربانی) کا جانور نہ ملے۔ (صحیح بخاری)

یعنی اسکے بدلے میں وہ دس روزوں میں سے تین اُن دنوں میں رکھ سکتا ہے۔

[91] شوہر موجود ہو، تو اسکی اجازت کے بغیر عورت نفلی روزہ نہیں رکھ سکتی۔ (بخاری و مسلم)

[92] صرف جمعہ کا اکیلا روزہ رکھنا منع ہے۔ اس سے پہلے جمعرات یا بعد میں ہفتہ کا روزہ بھی

رکھے تو جائز ہے۔ (صحیح بخاری و مسلم)

[93] اکیلے اتوار کا نفلی روزہ بھی منع ہے۔ (ابوداؤد، ترمذی، نسائی ابن ماجہ)

[94] شک کے دن کا روزہ رکھنا (کہ شاید رمضان کا چاند نکل گیا ہو، مگر نظر نہ آیا ہو) یہ بھی ممنوع

ہے۔ جیسا کہ شروع میں باحوالہ بات گزری ہے۔

عیدین کے مسائل:

[95] جمہور علماء امت کے نزدیک نمازِ عید سنتِ مؤکدہ ہے۔ البتہ بعض نے فرض کفایہ اور

بعض نے واجب بھی کہا ہے۔ (الفروع للنووی، الفقه علی المذہب الاربعہ، المغنی، الفتح

الربانی، تمام المنہ، الروضہ الندیہ)

[96] یومِ عید سے پہلی رات کی فضیلت کے بارے میں کوئی حدیث صحیح نہیں، البتہ بعض آثار

صحابہ رضی اللہ عنہم ملتے ہیں۔ (قیام اللیل مروزی)

[97] عید کے دن غسل کرنے کے مستحب ہونے کے بارے میں بھی بعض آثار ہی ملتے ہیں۔

(مسند احمد، مؤطا مالک)

[98] عیدین اور جمعہ کے دن خوبصورت لباس پہننا اور خوشبو لگانا چاہیے۔ (بخاری و مسلم)

[99] عید الفطر کیلئے کچھ کھا کر (صحیح بخاری) اور عید الاضحیٰ سے آکر کھانا چاہیے۔ (ترمذی،

ابن ماجہ، دارمی، مسند احمد) عید الاضحیٰ کی سنت کو نصف دن کا روزہ کہنا جہالت ہے۔

[100] عیدین کیلئے مسنون و افضل یہ ہے کہ شہر سے باہر جا کر پڑھیں۔ البتہ بعض ضعیف

روایات سے مسجد میں پڑھنے کا اشارہ بھی ملتا ہے۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ، مستدرک حاکم و

تلخیص الحبیر ابن حجر)

[101] عورتوں اور بچوں کو بھی عید گاہ جانا چاہیے۔ (صحیح بخاری و مسلم)

[102] بیدل اور سوار ہو کر دونوں طرح عید گاہ جانا جائز ہے۔ (صحیح بخاری و مسلم)

[103] عید گاہ جانے اور آنے کا راستہ بدل لینا چاہیے۔ (صحیح بخاری و مسلم)

[104] تکبیراتِ عید: (ا) ((اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا)) (مصنف عبدالرزاق)

(ب) ((اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ،

اللَّهُ أَكْبَرُ، وَلِلَّهِ الْحَمْدُ)) (مصنف ابن ابی شیبہ)

[105] عید الفطر کے دن، گھر سے نکلنے سے لیکر خطبہ شروع ہونے تک اور عید الاضحیٰ کے موقع پر

نوذواجح (یوم عرفہ) کی صبح سے لیکر ۱۳ ذوالحج کی عصر تک تکبیریں کہتے رہیں۔ (فتح الباری)

[106] نماز عید الفطر کا وقت سورج کے دو نیزے اور عید الاضحیٰ کا ایک نیزہ بلند ہونے سے

شروع ہو جاتا ہے۔ (التلخیص والارواء وفقہ السنہ)

[107] نماز عید کی دو رکعتوں سے پہلے یا بعد میں کوئی سنت نماز ثابت نہیں۔ (بخاری و مسلم)

[108] نماز عید سے واپس لوٹ کر اپنے گھر میں دو رکعتیں پڑھنا ثابت ہے۔ (ابن ماجہ،

ابن خذیمہ، بیہقی، مسند احمد)

[109] نماز عید کیلئے نہ آذان ہے، نہ اقامت۔ (زاد المعاد، فقہ السنہ)

[110] نماز عید کی صرف دو رکعتیں ہیں۔ (صحیح بخاری و مسلم)

[111] نماز عید کی دو رکعتیں عام دو رکعتوں کی طرح ہی پڑھی جاتی ہیں۔ صرف پہلی رکعت میں

تکبیر تحریمہ اور دعاء استفتاح کے بعد سات اور دوسری رکعت میں تکبیر قیام کے بعد پانچ تکبیریں

اضافی کہی جاتی ہیں، جنہیں تکبیرات زوائد کہا جاتا ہے۔ (ابو داؤد، ابن ماجہ، حاکم، بیہقی،

دارقطنی، مسند احمد، معانی الآثار طحاوی، مصنف ابن ابی شیبہ)

[112] احناف کے یہاں تکبیرات زوائد صرف چھ ہیں۔ تین پہلی رکعت میں قراءت سے

پہلے اور تین دوسری رکعت میں قراءت کے بعد۔ لیکن اسکی دلیل والی روایت ضعیف ہے۔

(عون المعبود، تحفة الاحوذی، نیل الاوطار، الفتح الربانی)

[113] یہ تکبیرات زوائد سنت ہیں اور اگر بھول کر چھوٹ جائیں، تو اس پر سجدہ مسہو بھی نہیں

ہے۔ (المغنی، نیل الاوطار)

[114] ان تکبیرات کے مابین کوئی ذکر و دعاء نبی ﷺ سے تو ثابت نہیں، البتہ ایک اثر میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ہر دو تکبیروں کے مابین:

((سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ)) کہیں۔

(بیہقی، معجم طبرانی کبیر)

[115] ان تکبیرات زوائد کے ساتھ ہر مرتبہ رفع یدین کرنا (دونوں ہاتھوں کو کندھوں یا کانوں

تک اٹھانا) چاہیئے۔ (مسند احمد، طیالسی، دارمی، بیہقی وغیرہ)

البتہ بعض علماء نے جنازہ و عیدین کی تکبیرات کے ساتھ رفع یدین کی عدم سنیت کے قول کو صحیح تر

قرار دیا ہے۔ (تمام المنۃ، الارواء)

[116] نماز عید کی قراءت جہری ہے۔ (صحیح مسلم)

[117] نماز عید کے بعد امام کو خطبہ دینا چاہیئے۔ (صحیح بخاری و مسلم)

[118] خطبہ کا آغاز مسنون خطبہ سے ہی کرنا چاہیئے۔ (زاد المعاد)

جن بعض روایات سے پتہ چلتا ہے کہ تکبیرات سے آغاز ہو وہ ضعیف ہیں۔ (ابن ماجہ، بیہقی،

مستدرک حاکم، المغنی، زاد المعاد، الارواء، فقہ السنہ)

[119] عیدین کا خطبہ ایک ہی مسنون ہے، جمعہ کی طرح دو نہیں۔ (الارواء، فقہ السنہ)

[120] عید گاہ میں منبر لیجانا جائز نہیں، امام ویسے ہی کھڑے ہو کر خطبہ دے (بخاری و مسلم)

۱۔ آئندہ چند صفحات میں مذکور پچاس (۵۰) نصیحتوں پر مشتمل ایک رسالہ دار القاسم الریاض کی

طرف سے شائع ہوا تھا اور یہ اسی کا اردو ترجمہ ہے۔

[121] عید کا خطبہ سننا سنت ہے۔ (صحیح بخاری و مسلم)

اگر کسی کو عذر و ضرورت ہو، تو بلا سنے نکل آنا جائز ہے۔ (ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، ابن خذیمہ، دارقطنی، بیہقی، مستدرک حاکم)

[122] عید کی نماز کے لئے بھی دوسری جماعت کروائی جاسکتی ہے۔ (صحیح بخاری)

[123] عید مبارک کہنے کے لئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایک دوسرے کو:

(تَقَبَّلَ اللَّهُ مِنَّا وَ مِنْكُمْ) کہا کرتے تھے۔ (فتح الباری، تمام المنہ)

[124] نماز عید کے بعد معانقہ (گلے ملنا) ثابت نہیں۔ (فتاویٰ علامہ شمس الحق عظیم

آبادی، صاحبِ عون المعبود)

[125] عید و جمعہ ایک ہی دن میں آجائیں تو جمعے کی فرضیت ساقط ہو جاتی ہے۔ (صحیح

بخاری، ابوداؤد، ابن ماجہ، نسائی، ابن خذیمہ، بیہقی، مسند احمد، مستدرک حاکم)



روزہ داروں کیلئے چند ضروری نصیحتیں !

- 1- روزے کے صرف طبی و معاشرتی پہلوؤں اور فوائد کو ہی مد نظر نہ رکھیں اور یہ نہ بھول جائیں کہ یہ اللہ کی ایک عظیم عبادت ہے۔
- 2 - راتوں کو جاگ جاگ کر دن اور دنوں کو سو سو کر راتیں نہ بنادیں۔
- 3 - فرض نمازوں سے سوتے نہ رہیں، خصوصاً نماز ظہر و عصر سے۔
- 4 - رنگارنگ کھانوں اور مشروبات میں فضول خرچی نہ کریں۔
- 5 - بے فائدہ امور اور الٰہی لہو و لعب یا کھیل کود میں وقت ضائع نہ کریں۔

- 6 - سحری قبل از وقت کھا کر سو جانا، نماز فجر کے قضاء کر دینے کا سبب بنتا ہے۔
- 7 - افطار سے تھوڑا قبل جنونی تیز رفتاری سے گاڑیاں چلانا خطرے سے خالی نہیں۔
- 8 - روزے کے دوران سخت مزاجی اور دوسروں سے گالی گلوچ نہ کریں۔
- 9 - نماز تراویح کو درمیان میں ہی چھوڑ کر نہ نکل جائیں۔
- 10 - کھیل کود کیلئے گلیوں اور سڑکوں کے کناروں پر جمع نہ ہوں۔
- 11 - جھوٹ، غیبت و چغلی اور ممنوع مذاق سے اپنے روزے کی روح کو مجروح نہ کریں۔
- 12 - رمضان کے مہینہ کو سُستی و کاہلی اور بکثرت سونے کا موسم نہ بنالیں۔
- 13 - رمضان میں اللہ کی عبادت کر کے اور رمضان سے پہلے اور بعد میں عبادت سے منہ موڑ کر اپنے آپ کو ’رمضانی‘ نہ بنالیں بلکہ ہمیشہ عبادت گزار رہ کر رحمانی بنیں۔
- 14 - رمضان میں تو مساجد میں حاضر مگر بعد میں مساجد سے منہ موڑ لینے والا رویہ نہ اپنائیں۔
- 15 - آذان کے شروع ہوتے ہی کھانا پینا بند کر دینا چاہیے، آذان کے وسط یا آخر تک ہی کھاتے پیتے نہیں رہنا چاہئے۔
- 16 - بعض لوگ اگر بھول کر کچھ کھا پی لیں تو اُسے بڑا بُرا محسوس کرتے اور سمجھتے ہیں کہ یہ روزے کو مجروح کر دیتا ہے، اور اسکے صحیح ہونے میں شک کرنے لگتے ہیں، جبکہ نبی ﷺ نے بیان فرمایا ہے کہ ایسے شخص پر کوئی مواخذہ نہیں، اُسے تو اللہ نے کھلایا اور پلایا ہے۔
- 17 - اگر کوئی بھول کر کچھ کھا پی لے تو سمجھدار لوگ اسے یہ نہیں بتاتے کہ بھئی تمہارا روزہ صحیح ہے جسکے نتیجہ میں وہ کھلے عام کھانے پینے لگتا ہے اور اسے دیکھ کر فاجر و فاسق لوگوں کو بھی ہمت ملتی ہے کہ وہ بھی رمضان میں دن کے وقت کھاتے پیتے پھریں۔

- 18 - آذان ختم ہو جانے کے بعد تک روزہ افطار کرنے میں تاخیر کرنا غلط ہے، جبکہ نبی ﷺ کا حکم اور سنت یہ ہے کہ غروب آفتاب پر فوراً روزہ افطار کر لیا جائے۔
- 19 - بعض لوگ دوپہر [زوال] کے بعد مسواک نہیں کرتے اور سمجھتے ہیں کہ یہ روزے کے صحیح ہونے میں نقصان دہ ہے، جبکہ نبی ﷺ روزے کی حالت میں صبح، دوپہر، سہ پہر، سارا دن مسواک کیا کرتے تھے۔
- 20 - اگر کوئی جماع کر لے یا احتلام ہو جانے سے جُنبی [جس پر غسل فرض ہوتا ہے] ہو جائے اور اسی حالت میں اسے سحری کا وقت ہو جائے تو وہ اُسے بڑا اُمر محسوس کرتا ہے اور سمجھتا ہے کہ اس طرح روزہ خراب ہو جاتا ہے، حالانکہ نبی ﷺ کو جُنبی ہونے کی حالت میں سحری ہو جاتی، آپ ﷺ کھانا کھا لیتے اور پھر فجر کیلئے غسل فرماتے اور روزہ پورا کیا کرتے تھے۔
- 21 - روزے کے بہانے سے اپنے کام اور سرکاری ذمہ داریوں میں کوتاہی کرنا صحیح نہیں، روزہ تو اللہ کو نگران سمجھنے کے سلسلہ میں تربیتِ نفس کی ایک بہترین ٹریننگ ہے۔
- 22 - بعض لوگ رمضان کی راتوں میں اپنی بیوی سے جماع کرنا حرام سمجھتے ہیں، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿أَجَلٌ لَّكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثِ إِلَىٰ نِسَائِكُمْ﴾ (سورة البقرہ: ۱۸۷)

”روزے کی رات کو تمہارے لئے اپنی بیوی سے جماع کرنا حلال کر دیا گیا ہے“۔

- 23 - بعض لوگ اپنے بچوں کو روزہ رکھنے سے منع کر دیتے ہیں کہ وہ ابھی بالغ نہیں ہوئے، اور ان کے لئے روزے فرض نہیں، اور ڈرتے اس بات سے ہیں کہ روزے رکھنے سے کمزور ہو جائیں گے، حالانکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنے بچوں کو نیکی و اطاعت کے کاموں کی باقاعدہ

مشق کروایا کرتے تھے، اور روزے رکھواتے تھے جبکہ وہ بچے بھی ابھی چھوٹی عمروں کے ہوتے تھے، کمسنی اور روزے کی وجہ سے عصر کے بعد وہ بھوک سے رونے لگتے تو صحابہ رضی اللہ عنہم انہیں کھلونے دے دیتے تاکہ انہیں دیکھ کر کھیلنے لگیں اور کھانے کا خیال چھوڑ دیں۔

24 - کچھ لوگ نمازِ عشاء کے باجماعت فرض ادا کرنے سے محض اس لئے رہ جاتے ہیں کہ وہ جس امام کے ساتھ تراویح پڑھنے کے عادی ہیں، وہ اسی تک ہر شکل میں پہنچ کر ہی نماز پڑھیں گے، حالانکہ کسی مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ فرضوں سے بھی زیادہ اہتمام نفلوں کا کرے، اور نمازِ عشاء فرض ہے، جبکہ نمازِ تراویح نفل و سنت۔

25- طویل اوقات صرف جرائد و مجلات اور اخبارات و رسائل پڑھنے میں ضائع کر دیئے جاتے ہیں، جبکہ ان میں سے اکثر یعنی بے سود اور رضاءِ الہی کے منافی ہوتے ہیں۔

26- نمازِ تراویح میں بعض لوگ بڑے زور زور سے روتے ہیں جو کہ دوسروں کے لئے تشویش کا باعث اور انکے خشوع و خضوع میں خلل کا سبب بنتا ہے۔

روزہ دار خواتین کے لئے

چند نصائح

27/1 - خواتین کا اکثر وقت کچن میں ہی گزر جاتا ہے اور وہ رمضان کی قیمتی گھڑیوں کو اللہ

عزّ و جلّ کی اطاعت میں گزار کر اپنے لئے زادِ راہ جمع کرنے میں کوتاہی کر جاتی ہیں۔

28/2- بعض خواتین روزے کی حالت میں دن کے وقت مہندی لگانے کو اچھا نہیں سمجھتیں اور

یہ خیال کرتی ہیں کہ اس طرح روزہ ٹوٹ جاتا ہے حالانکہ مہندی لگانے سے روزہ ہرگز نہیں ٹوٹتا۔

29/3- بعض خواتین روزے کی حالت میں سالن وغیرہ چکھنے کو صحیح نہیں سمجھتیں، اور انکا خیال ہوتا ہے کہ کہیں روزہ نہ ٹوٹ جائے، حالانکہ اگر عورت کچھ نکل نہ لے تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔

30/4- بعض عورتیں نمازِ باجماعت کی ادائیگی کے لئے مساجد میں جاتی ہیں تو اپنے وہ بچے بھی مسجد میں لے جاتی ہیں جو آدابِ مسجد نہیں جانتے، وہ شور مچاتے ہیں اور بھاگ دوڑ کر کے جہاں مسجد کے تقدس کو پامال کرتے ہیں وہیں نمازیوں کے لئے تشویش کا باعث بنتے ہیں۔

31/5- بعض خواتین جماعت کے ساتھ اسوقت آکر ملتی ہیں جب امام ایک دو رکعتیں پڑھ چکا ہوتا ہے اور جب امام سلام پھیرتا ہے تو وہ بھی ساتھ ہی سلام پھیر لیتی ہیں اور اپنی چھوٹی ہوئی رکعتیں قضا نہیں کرتیں، حالانکہ انکے لئے چھوٹی ہوئی رکعتوں کا پورا کرنا فرض ہے۔

32/6- نماز میں صفیں سیدھی نہیں کرتیں اور نہ ہی اپنے درمیان کی خالی جگہیں پُر کر کے باہم مل کر کھڑی ہوتی ہیں حالانکہ جب وہ مسجد میں باجماعت نماز ادا کریں تو انکے لئے ضروری ہے کہ وہ نہ صفوں میں خلل پیدا کریں نہ اپنے مابین جگہ خالی چھوڑیں۔

33/7- بعض عورتیں بچے کی ولادت کے بعد چالیس دن سے پہلے ہی خون منقطع ہو جانے سے پاک ہو جاتی ہیں لیکن چالیس دن پورے ہونے تک وہ روزہ نہیں رکھتیں، حالانکہ عورت پر فرض ہے کہ جب خون نفاس منقطع ہو جائے تو وہ غسل کرے، نمازیں پڑھے اور روزے رکھے، چاہے ابھی چالیس دن پورے نہ بھی ہوئے ہوں۔

34/8- کچھ خواتین نماز تراویح کی جماعت میں شرکت کرنے کے لئے اجنبی (غیر محرم) ڈرائیور کے ساتھ تنہا مسجد جاتی ہیں، اس طرح وہ ایک مباح یا مستحب عمل کے لئے ایک شرعی حکم کی مخالفت

کا ارتکاب کرتی ہیں۔

35/9- بعض عورتیں یہ سمجھتی ہیں کہ اگر فجر سے پہلے خون حیض و نفاس منقطع ہو جانے سے پاک بھی ہو جائیں مگر آذان فجر سے پہلے پہلے غسل نہ کر پائیں تو ان کا روزہ صحیح نہ ہوگا، جبکہ حقیقت یہ ہے کہ ایسے میں رکھا ہو اور روزہ صحیح ہے اور جائز ہے کہ وہ آذان فجر کے بعد غسل کر لے۔

36/10- کچھ عورتیں ماہ رمضان میں بڑی مستعدی سے عبادت و اطاعت میں لگی رہتی ہیں اور جیسے ہی ماہِ ہجری (حیض) آجائے وہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر بیٹھ جاتی ہیں، حالانکہ کتنے ہی ایسے اعمال صالحہ ہیں جو وہ ان ایام میں بھی کر سکتی ہے، جیسے دعاء، ذکر الہی، توبہ و استغفار، تسبیح، صدقات و خیرات، نبی ﷺ پر درود و سلام، قرابت داروں سے صلہ رحمی و خیر خواہی، لوگوں سے حسن سلوک و نیکی، زبان کی حفاظت وغیرہ وغیرہ۔

37/11- بعض عورتیں جب نماز باجماعت کے لئے مسجد میں آتی ہیں تو وہ بڑی مہک دار خوشبوئیں لگا کر آتی ہیں، حالانکہ نبی ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے۔

38/12- بعض خواتین جب تراویح پڑھنے کے لئے مسجد جاتی ہیں تو وہ مکمل اسلامی پردے سے نہیں ہوتیں جو کہ دوسروں کے لئے باعثِ فتنہ اور خود انکے لئے ایک ممنوع کام کے ارتکاب کا باعث ہوتا ہے، جس سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے، کیونکہ عورتوں کو پردہ کرنے اور زیب و زینت کو ظاہر نہ کرنے کا حکم ہے۔

39/13- بعض خواتین خود پسندی اور غرور و تکبر میں اس حد تک مبتلا ہو جاتی ہیں کہ وہ یہ سمجھنے لگتی ہیں کہ وہ دوسری تمام عورتوں سے افضل و اعلیٰ ہیں۔ اس تکبر و خود پسندی نے بڑی بڑی صالح خواتین کی کثیر تعداد کو ہلاک کیا ہے۔

40/14- کچھ عورتیں وہ ہیں جو نماز تراویح کے لئے مسجد جائیں تو بچو کر کے (خوشبو لگا کر) جاتی ہیں، جبکہ یہ ممنوع ہے۔

41/15- کئی خواتین مسجد میں گریہ و بکاء یا دعاء کرتے وقت اپنی آوازیں بلند کر دیتی ہیں، جبکہ یہ ایک فتنہ ہے، جس سے اللہ نے عورت کو منع فرمایا ہے۔

42/16- بعض عورتیں بچوں کی پرواہ کئے بغیر انہیں چھوڑ کر مسجد چلی جاتی ہیں، حالانکہ عورت کے مسجد میں جا کر نماز پڑھنے سے بچوں کی صحیح نگہداشت اور بہتر تربیت کرنا زیادہ کارِ ثواب ہے۔

43/17- اکثر عورتیں رمضان المبارک میں بھی چغلی وغیبت اور اول فول باتوں سے باز نہیں آتیں، جبکہ یہ انکے لئے اجر و ثواب کے ضیاع بلکہ اُلٹا باعثِ گناہ ہے۔

44/18- ہر نیک کام کرنے کو ٹالتے جانا، جیسے تلاوتِ قرآن ہے تو ظہر کے وقت کہا کہ عصر کو کروں گی، عصر کا وقت آیا تو کہا کہ رات کو کروں گی حتیٰ کہ اسی طرح ٹال مٹول کرتے کرتے سارا ماہ رمضان المبارک گزر جاتا ہے اور ایک مرتبہ بھی پورا قرآن نہیں پڑھ پاتیں۔

45/19- بعض عورتوں نے رمضان المبارک کے مہینے کو کاہلی و سستی اور نیند کا مہینہ بنا رکھا ہے، سارا دن یا دن کا اکثر حصہ سوتے گزار دیتی ہیں اور انہیں روزے کی اصل لذت اور اسکی مشروعیت کی اصل حکمت کا پتہ ہی نہیں چلتا۔

46/20- کچھ خواتین رمضان المبارک میں نشر ہونے والے انعامی پروگراموں (ریڈیو، ٹی وی، اخبارات وغیرہ) میں شرکت کرتی اور انہی کے پیچھے لگی رہتی ہیں اور اسی جھنجٹ میں عبادت و ذکر الہی اور تلاوتِ قرآن کو وقت دینے سے محروم رہ جاتی ہیں۔

47/21- بعض عورتیں اپنی بیٹیوں کو صحیح تعلیم و تربیت نہیں دے پاتیں، خصوصاً انہیں بلوغت کی

نشانیوں حیض کے احکام و مسائل، روزے اور نماز کی شرائط و طریقہ نہیں بتاتیں، نتیجہ یہ کہ لڑکیاں بڑی عمر کی ہو کر بھی روزہ نہیں رکھتیں اور جہالت و لاعلمی کا یہ عالم ہوتا ہے کہ لڑکی نے روزہ رکھا ہوا ہے، حالانکہ وہ حیض کے ایام میں ہے، یہ سب اس لئے ہے کہ ماں نے یہ مسائل ہی نہیں سکھائے جو کہ اس کا فرض ہے۔

48/22 - کچھ خواتین تو ایسی بھی ہوتی ہیں کہ وہ تراویح کی غرض سے مسجد میں آتی ہیں، وہاں کسی پہچان والی کے ساتھ بیٹھ گئیں اور اپنے دکھڑے کھول بیٹھیں، اپنے معاملات و مشکلات پر گفتگو کرنے لگیں اور ممکن ہے کہ وہ بھی کوئی ضروری چیزیں نہ ہوں، محض کپڑوں اور لباس و پوشاک کے معاملے میں باتیں کرنے میں تراویح میں شرکت سے رہ جائیں، جسکے لئے اصلاً وہ آئی ہیں۔

49/23 - اکثر عورتیں ماہ رمضان میں بکثرت بازار جاتی ہیں اور اس کا سبب عید کے لئے لباس خریدنا ہوتا ہے اور خصوصاً عشرہ اخیرہ (ثلث اخیر) میں جو کہ ماہ رمضان کی افضل ترین تہائی ہے، اس طرح وہ بکثرت بازار نکل کر مخلوق کے لئے فتنہ کا باعث بنتی ہیں، اپنا وقت ضائع کرتی ہیں، ممنوع فعل کی مرتکب ہوتی ہیں اور ان مبارک راتوں کا اجر و ثواب بھی گنوا تی ہیں۔

50/24 - بعض بہنیں روزے کی وجہ سے بڑی ترش روئی بلکہ بد اخلاقی کا مظاہرہ کرتی ہیں، آپ دیکھیں گے کہ وہ جلد غضبناک ہو جاتی ہیں اور معمولی معمولی بات پر گالی گلوچ پر اتر آتی ہیں حالانکہ واجب یہ ہے کہ وہ روزے جیسی عبادت کی ادائیگی کے دوران اخلاق کے اعلیٰ مقام پر فائز ہوں۔



رمضان و روزہ سے متعلقہ

۶۶ ضعیف احادیث

رمضان المبارک میں بعض احادیث و روایات کا اکثر ذکر ہوتا ہے، حالانکہ وہ ضعیف و کمزور اور

ناقابلِ حجت و استدلال ہیں، جن میں سے اڑھتّر (۷۷) روایات درج ذیل ہیں:

1- روزے دار کا سونا عبادت، خاموشی تسبیح، دعاء مقبول اور اجر عمل کئی گنا ہے۔ (ضعیف الجامع

الصغیر ۲۷۰/۳، سلسلۃ الأحادیث الضعیفہ: ۳۷۸۴)

2- روزہ رکھو، صحت مند رہو۔ (ضعیف الجامع ۲۷۳/۳، الضعیفہ: ۲۵۳، ضعیف الترغیب: ۵۷۳)

3- جس نے بیماری یا عذر کے بغیر رمضان کا ایک بھی روزہ چھوڑا، وہ اگر ساری عمر بھی روزے

رکھتا رہے، اسکی کمی پوری نہیں کر پائے گا۔ (ضعیف الجامع ۱۷۴/۵، ضعیف الترغیب والترہیب: ۶۰۵)

4- جسے مکہ میں ہوتے ہوئے رمضان آ گیا اور اس ماہ کا جتنا حصہ ممکن ہو وہ مکہ میں مقیم رہا، اللہ

اسکے لئے ایک لاکھ رمضان کا ثواب اور ہر دن کے بدلے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب اور ہر

رات کے بدلے میں ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب لکھ دیتا ہے۔ (ضعیف الجامع ۱۵۶/۵)

5- اگر عبادت گزاروں کو پتہ چل جائے کہ رمضان المبارک میں کیا (فضائل و برکات) ہیں تو وہ

تمثیلی کریں کہ کاش سارا سال ہی رمضان ہو (ضعیف بلکہ موضوع الاحادیث الموضوعہ ص: ۸۸)

6- صرف ”رمضان“ نہ کہو، کیونکہ ”رمضان“ تو اللہ کے ناموں میں سے ایک نام ہے، تم ”ماہ

رمضان“ کہا کرو۔ (الاحادیث الموضوعہ للشوکانی ص: ۸۷)

7- ہر چیز کی زکوٰۃ ہے اور جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے۔ (الاحادیث الموضوعہ للشوکانی، الاحادیث

الواہیة ۲/۲۹، ضعیف الجامع ۳/۲۹۰ (۲۹۰/۳)

8- جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ جنت کے دربان فرشتے ”رضوان“ کو حکم دیتا ہے کہ جنت کے دروازے کھول دو، اور جہنم کے دربان فرشتے ”مالک“ کو حکم دیتا ہے کہ جہنم کے

دروازے بند کر دو۔ (الموضوعات ص: ۸۷)

9- اللہ تعالیٰ رمضان کی پہلی تاریخ کو (بلا استثناء) تمام مسلمانوں کی بخشش فرما دیتا ہے۔

(الموضوعات لابن الجوزی ۲/۱۹۰، العلل المتناہیة لابن الجوزی ۲/۴)

10- روزہ دار کے جسم کا رُواں رُواں اللہ کی تسبیح بیان کرتا ہے، قیامت کے دن روزہ دار مردوں

اور عورتوں کے لئے عرش الہی کے نیچے دسترخوان لگایا جائے گا۔ (الاحادیث الموضوعہ ص: ۹۰)

11- جو شخص رمضان کا ایک روزہ چھوڑ دے، وہ کفارہ میں ایک اونٹ کی قربانی کرے اور اگر

اس سے یہ ممکن نہ ہو تو پھر تیس روزہ داروں کو کھجوروں {۳۰ صاع یعنی ۷۵ کلوگرام کھجور} کا کھانا

کھلائے۔ (من گھڑت، ضعیف الجامع ۵/۱۷۳، سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ: ۶۲۳)

12- رمضان المبارک میں اللہ تعالیٰ روزانہ دس لاکھ (ایک روایت: چھ لاکھ) ایسے لوگوں کو جہنم

سے آزادی کرتا ہے، جن کے لئے جہنم واجب ہو چکی تھی۔ (باطل ولا اصل الموضوعات ۲/۱۹۱)

13- جس نے مال حلال سے کھجور خرید کر اس سے روزہ افطار کیا اسکی نماز کا ثواب چار سو گنا کر

دیا جاتا ہے۔ (الاحادیث الموضوعہ ص: ۹۳)

14- اگر اللہ تعالیٰ اہل آسمان اور اہل زمین کو بولنے کی اجازت دے، تو وہ سب رمضان کا روزہ

رکھنے والوں کو جنت کی بشارت دیں۔ (الموضوعات لابن الجوزی ۲/۱۹۲، الاحادیث

الموضوعہ ص: ۹۰)

15- اللہ تعالیٰ عبادت گزار نوجوان پر فرشتوں میں فخر کرتا ہے اور کہتا ہے: میرے بندے کی طرف دیکھو جس نے میری خاطر حلال تسکین شہوت چھوڑی ہوئی ہے۔ (اور اپنی جوانی میری خاطر صرف کر دی ہے) وہ میرے نزدیک میرے بعض فرشتوں جیسا ہے۔ (ضعیف الجامع

۱۰۹/۲، الضعفاء ابن عدی)

16- پانچ چیزیں روزہ اور وضوء توڑ دیتی ہیں: جھوٹ، غیبت، چغلی، جھوٹی قسم، شہوت کے ساتھ کسی کو دیکھنا۔ (ضعیف الجامع ۱۲۴/۲، سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ: ۱۷۰۸)

17- روزے دار عبادت میں شمار ہوتا ہے، جب تک کہ وہ کسی مسلمان کی غیبت نہ کرے اور اسے اذیت نہ پہنچائے۔ (العلل للدارقطنی ۲۳۰/۳)

18- روزے دار صبح سے شام تک عبادت میں شمار ہوتا ہے جب تک کہ وہ کسی کی غیبت نہ کرے، جب اس نے غیبت کی اس نے اپنا روزہ توڑ لیا۔

19- روزہ ڈھال ہے، جب تک کہ جھوٹ یا غیبت سے وہ اسے توڑ نہ لے۔ (ضعیف الجامع ۲۱۹/۳-۳۵/۱، سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ: ۲۶۴۲)

20- اگر کوئی جمعہ کا دن (گناہ سے) سلامت رہا تو وہ پورا ہفتہ سلامت رہے گا، اور جب پورہ رمضان سلامت رہا تو سارا سال ہی سلامت رہے گا۔ (الموضوعات ۱۹۴/۲، الاحادیث الموضوعه ص: ۹۳)

21- جنت سال بھر ماہ رمضان کے لئے جتی رہتی ہے۔ (العلل المتناہیة ۳۶۱/۲)

22- رمضان المبارک کی پہلی رات اللہ روزے دار بندوں پر نظر ڈالتا ہے اور جب اللہ کسی بندے پر نظر ڈال دے، تو پھر اسے عذاب نہیں کرتا۔ (الاحادیث الموضوعه ص: ۸۸)

- 23-** تین آدمیوں سے کھانے پینے کی نعمتوں کے بارے میں سوال نہیں ہوگا: روزہ افطار کرنے والا، سحری کھانے والا اور میزبان، اور تین آدمیوں سے انکی بد اخلاقی پر سوال نہیں ہوگا: بیمار، روزہ دار اور حاکم عادل۔ (الاحادیث الموضوعه ص: ۹۰)
- 24-** جس نے رزق حلال سے کسی کا روزہ افطار کرایا، اسکے لئے فرشتے رحمت کی دعائیں کرتے ہیں۔ (الاحادیث الموضوعه ص: ۹۲)
- 25-** اللہ تعالیٰ نے کراماً کاتبین کو حکم دے رکھا ہے کہ میرے روزہ دار بندوں کے عصر کے بعد کے گناہ نہ لکھے جائیں۔ (الاحادیث الموضوعه ص: ۹۲)
- 26-** جس نے مال حلال کی کھجور سے روزہ افطار کیا، اسکی نمازوں میں چار سو نمازوں کا اضافہ کر دیا جاتا ہے۔ (الاحادیث الموضوعه ص: ۹۳)
- 27-** جس نے رمضان کا ایک روزہ بلا عذر ترک کیا، وہ اسکے بدلے میں تیس روزے رکھے، اور جو دو روزے چھوڑے، وہ ساٹھ روزے رکھے، اور جس نے تین روزے ترک کئے، وہ نوے روزے رکھے۔ (الاحادیث الموضوعه ص: ۹۴)
- 28-** ایام بیض (چاند کی ۱۳، ۱۴، ۱۵ تاریخ) کے روزے رکھو، پہلے دن کے روزے کا ثواب تین ہزار سال کے روزوں کے برابر ہے، دوسرے دن کے روزے کا دس ہزار سال اور تیسرے دن کے روزے کا بیس ہزار سال کے روزوں کے برابر ہے، ایک روایت میں دس ہزار، ایک لاکھ اور تین لاکھ کے برابر آیا ہے۔ (الاحادیث الموضوعه ص: ۹۵)
- 29-** رجب اللہ کا مہینہ ہے، جس نے رجب کے دو روزے رکھے، اسکے لئے دو گنا اجر ہے، اور ایک گنا کا وزن ایک پہاڑ کے برابر ہے۔ (ضعیف الجامع ۸۰/۳، الموضوعه ص: ۱۰۰)

30- مجھے سب سے پیارا بندہ وہ ہے، جو سب سے جلدی روزہ افطار کرتا ہے۔ (ضعیف الجامع ۱۰۸/۲، مشکوٰۃ: ۱۹۸۹، بتحقیق الالبانی)

31- تین آدمیوں کی دعاء اللہ نہیں کرتا، روزہ دار، جب تک کہ افطار نہ کر لے، مظلوم، جب تک کہ وہ غلبہ نہ پالے اور مسافر، جب تک کہ وہ واپس نہ لوٹ آئے۔ (ضعیف الجامع ۲۹/۳)

32- جس نے تین کام کئے، وہ روزہ رکھنے کی طاقت پالیتا ہے، کچھ پینے سے پہلے کھالے، سحری کھائے، قیلولہ کرے۔ (ضعیف الجامع ۵۵/۳)

33- تین چیزیں روزہ نہیں توڑتیں: سیگی یا فصد، قے، احتلام۔ (ضعیف الجامع ۶۱/۳)

34- تین آدمی اگر مال حلال سے کھائیں پیئیں تو ان کا اس سلسلہ میں کوئی حساب کتاب نہیں لیا جائے گا: روزہ افطار کرنے والا، سحری کھانے والا، اللہ کی راہ میں پہرہ دینے والا۔ (ضعیف الجامع ۶۵/۳، سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ: ۶۳۱)

35- جس نے رمضان کا ایک روزہ چھوڑا اور اس کی قضاء کرنے سے پہلے فوت ہو گیا، اس پر ہر دن کے بدلے ایک مسکین کے لئے ایک مدّ غلہ دینا ضروری ہے۔ (ضعیف الجامع ۱۷۳/۵)

36- رمضان کے روزے رکھو اور اس کے بعد والے مہینے کے، اور ہر بدھ و جمعرات کے، تب تم ہمیشہ کے روزہ دار شمار ہو گے۔ (ضعیف الجامع ۲۶۹/۳، مشکوٰۃ: [۲۰۶۱]، ضعیف الترغیب)

37- حضرت داؤد علیہ السلام والا روزہ رکھو، ایک دن روزہ، ایک دن چھٹی، یہ اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ روزے ہیں، اور وہ وعدہ کر کے وعدہ خلافی نہیں کیا کرتے تھے، اور جب کسی سے ملتے ہیں تو راہ فرار اختیار نہیں کیا کرتے تھے۔ (ضعیف الجامع ۲۷۰/۳)

38- ماہ صبر ”رمضان“ کے روزے رکھو اور ہر ماہ کے تین روزے رکھو اور حرمت والے

مہینوں (محرم، رجب، ذوالقعدہ، ذوالحجہ) کا ایک دن روزہ اور ایک دن چھٹی کرو۔ (ضعیف الجامع ۲۷۰/۳، ضعیف الترغیب)

39- جس نے رمضان کو پایا اور اس پر سابقہ رمضان کے کچھ روزوں کی قضاء باقی ہے، اس کا کوئی عمل قبول نہیں کیا جائے گا، جب تک کہ وہ سابقہ روزے قضاء نہ کر لے۔ (ضعیف الجامع ۱۵۷/۵، سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ: ۸۴۰)

40- شوال کے روزے رکھو۔ (ضعیف الجامع ۲۶۹/۳، ضعیف الترغیب)

41- سفر میں رمضان کا روزہ رکھنے والا ایسے ہی ہے، جیسے کہ اس نے روزہ نہیں رکھا ہوا۔ (ضعیف الجامع ۲۶۲/۳، سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ: ۴۹۸، ضعیف الترغیب)

42- حضرت نوح علیہ السلام نے ایام عید الفطر و عید الاضحیٰ کے سوا ہمیشہ روزہ رکھا۔ (ضعیف الجامع ۲۶۲/۳، سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ: ۴۵۹)

43- حضرت نوح علیہ السلام نے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کو چھوڑ کر ہمیشہ روزہ رکھا، حضرت داؤد علیہ السلام نے آدھی عمر روزہ رکھا، حضرت ابراہیم علیہ السلام ہر ماہ کے تین روزے رکھتے تھے۔ (ضعیف الجامع ۲۶۲/۳، سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ: ۴۵۹)

44- روزہ آنتوں کو تنگ، موٹاپے کو کم اور بندے کو جہنم سے دور کرتا ہے، اور اللہ تعالیٰ کا ایک دسترخوان ہے جسکی نعمتوں کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے، نہ کان نے سنا ہے اور نہ کسی بشر کے دل پر سے ان کا گزر ہوا ہے، اور اس پر صرف روزہ دار ہی بیٹھیں گے۔ (ضعیف الجامع ۲۸۵/۳)

45- روزہ جہنم سے حفاظت کرنے والی ڈھال ہے (ضعیف الجامع ۲۸۹/۳، ضعیف الترغیب)

46- روزے میں کوئی ریا کاری نہیں ہے، اسی لئے اللہ نے فرمایا ہے: ”روزہ میرے لئے ہے اور اسکی جزاء بھی میں ہی دوں گا، کیونکہ بندہ میری خاطر ہی کھانا پینا چھوڑتا

ہے۔ (ضعیف الجامع ۲۹۰/۳)

47- روزہ آدھا صبر ہے۔ (ضعیف الجامع ۲۹۰/۳)

48- (شعبان کے آخری دن، خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے) ایک مہینہ جس میں ایک نفلی نیکی فرض کے برابر اور ایک فرض ستر فرضوں کے برابر ہے..... اسکا پہلا تہائی حصہ رحمت، دوسرا مغفرت اور تیسرا جہنم سے نجات ہے..... (منکر)۔

49- رمضان کو اس لئے رمضان کہا جاتا ہے کہ اس میں گناہ جلا دیئے جاتے ہیں۔ (الاحادیث

الموضوعه ص: ۹۱)

50- ایک دن کا نفلی روزہ رکھنے والے کو اگر زمین بھر کے برابر بھی سونا دے دیا جائے، تب بھی

اس کا حق پورا نہیں ہوتا۔ (الاحادیث الموضوعه ص: ۹۲)

51- جس نے کسی غیر محرم عورت کو اتنا غور سے دیکھا کہ اس پر اسکے جسم کے کپڑوں کے اندر

سے اسکے اعضاء کا حجم واضح ہو گیا، اسکا روزہ ٹوٹ گیا۔ (الاحادیث الموضوعه ص: ۹۲)

52- جس نے ذوالحج کے پہلے دس دنوں کے روزے رکھے، اسے ہر دن کے بدلے ایک ماہ

کے روزوں کا ثواب ملے گا اور یوم ترویہ [۸ ذوالحج] کے بدلے ایک سال کے روزوں کا اور یوم

عرفہ [۹ ذوالحج] کے بدلے دو سال کے روزوں کا۔ (الاحادیث الموضوعه ص: ۹۶)

53- جس نے یکم محرم اور ذوالحج کے آخری دن کا روزہ رکھا، اس نے سال کا اول و آخر روزہ

سے کیا، اللہ اسے اسکے پچاس سالوں کا کفارہ بنا دیتا ہے۔ (الاحادیث الموضوعه ص: ۹۶)

54- جس نے محرم کے پہلے نو دن کے روزے رکھے، اللہ اسکے لئے ایک مربع میل کا گھر ہوا

میں بنا دیتا ہے۔ (الاحادیث الموضوعه ص: ۹۶)

55- جس نے یوم عاشوراء [۱۰ محرم] کا روزہ رکھا، اللہ اسے دس ہزار فرشتوں کا ثواب عطا کرتا

ہے۔ (الاحادیث الموضوعه ص: ۹۶)

56- اللہ نے بنی اسرائیل پر سال میں صرف ایک دن عاشوراء [۱۰ محرم] کا روزہ فرض کیا تھا، تم

بھی یہ روزہ رکھو، اور اس دن اپنے گھر والوں پر کھانے پینے میں وسعت کرو، اسی دن اللہ نے

حضرت آدم عليه السلام کی توبہ قبول کی تھی۔ (الاحادیث الموضوعه ص: ۹۶)

57- جس نے رجب کے تین روزے رکھے، اسے ایک ماہ کے روزوں کا ثواب ملے گا، جس

نے سات روزے رکھے، اس پر اللہ جہنم کے ساتوں دروازے بند کر دے گا، اور جو آٹھ روزے

رکھے، اسکے لئے اللہ جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیتا ہے، اور جو پندرہ روزے رکھے، اللہ

اسکا حساب آسان کر دیتا ہے۔ (الاحادیث الموضوعه ص: ۱۰۰)

58- رجب بڑا عظمت والا مہینہ ہے، جس نے اسکا ایک روزہ رکھا، اسے ہزار سال کے روزوں

کا ثواب ملتا ہے۔ (الاحادیث الموضوعه ص: ۱۰۱)

59- جس نے رجب کا ایک دن کا روزہ رکھا، اسے ایک ماہ [ایک روایت میں ایک سال] کے

روزوں کا ثواب ملے گا۔ (الاحادیث الموضوعه ص: ۱۰۱)

60- جس نے رجب کی ایک رات کا قیام اور دن کا روزہ رکھا، اللہ اسے جنت کے پھلوں میں

سے پھل کھلائے گا۔ (الاحادیث الموضوعه ص: ۱۰۱)

61- جب رمضان آتا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تمام اسیروں [قیدیوں] کو چھوڑ دیتے، اور ہر سائل کو کچھ نہ

کچھ ضرور دیتے۔ (العلل المتناہیة فی الاحادیث الواہیة ۳۹/۲)

62- جس نے شروع سے لیکر آخر رمضان تک باجماعت نماز پڑھی، اسے لیلۃ القدر سے حاصل

گیا۔ (الاحادیث الواہیۃ ۴۰۲)

63- جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو ہر آسمان پر ایک منادی یہ آواز لگاتا ہے: ”کوئی توبہ کرنے والا ہے کہ اسکی توبہ قبول کی جائے؟ کوئی دعاء کرنے والا ہے کہ اسکی دعاء قبول کی جائے؟ کوئی مظلوم ہے کہ اسکی مدد کی جائے؟ کوئی مغفرت طلب کرنے والا ہے کہ اسکی مغفرت کی جائے؟ کوئی سوال کرنے والا ہے کہ اسکا مطالبہ پورا کیا جائے؟“ اور فرمایا: ”ہر رات پورا مہینہ خود اللہ تعالیٰ یہ آواز لگاتا ہے: اے میرے بندو اور بندو! خوشخبری پاؤ، صبر کرو اور اس پر قائم رہو، قریب ہے کہ میں تم سے سختی ختم کر کے تم پر اپنا رحم و کرم کروں“۔ (الاحادیث الواہیۃ ۴۱۲)

64- جب عید کے دن لوگ عید گاہ میں جمع ہوتے ہیں تو اللہ فرشتوں سے پوچھتا ہے: اے میرے فرشتو! جب کوئی مزدور اجرت کر کے فارغ ہو جائے تو اسکی جزاء کیا ہے؟ فرشتے کہتے ہیں: اے ہمارے رب! اسکی جزاء یہ ہے کہ انہیں انکی پوری پوری مزدوری دی جائے، اللہ کہتا ہے: یہ میرے بندے اور میرے بندوں کی اولاد ہیں، میں نے انہیں روزوں کا حکم فرمایا، انہوں نے میری اطاعت کی اور فریضہ پورا کیا، پھر ایک منادی آواز لگاتا ہے: اے امت محمد ﷺ! رشد و ہدایت کے ساتھ واپس لوٹ جاؤ، میں نے تمہیں بخش دیا ہے۔ (العلل ۴۳۲)

65- جنت سارا سال ماہ رمضان کے لئے سجتی رہتی ہے..... اور حوریں کہتی ہیں: اے اللہ! اپنے بندوں میں سے ہمارے شوہر بنا، جن سے ہم اپنی اور ہم سے وہ اپنی آنکھیں ٹھنڈی کریں۔ (الواہیۃ ۴۶۲)

66- رمضان میں گناہ کرنے سے بچو..... رمضان میں نیکیاں بھی کئی گنا کی جاتی ہیں اور اسی طرح گناہ بھی کئی گنا کر دیئے جاتے ہیں۔ (الواہیۃ ۴۸۲)

- 67- جس نے خاموشی کے ساتھ رمضان کا روزہ رکھا اور اپنے کان، آنکھوں اور تمام اعضاء جسم کو حرام اور جھوٹ سے بچایا، وہ قیامت کے دن اللہ کے اتنا قریب ہوگا کہ اسکا گھٹنا حضرت ابراہیم عليه السلام کے گھٹنے سے چھوئے گا۔ (الواہیہ ۵۰/۲)
- 68- نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ بن ابی طالب کو کسی کو سیکنگی لگاتے دیکھ کر فرمایا: ان دونوں کا روزہ ٹوٹ گیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی اجازت فرمادی۔ (الواہیہ ۵۱/۲)
- 69- سیکنگی لگانے اور لگوانے والے دونوں کا روزہ ٹوٹ گیا۔ (الواہیہ ۵۲/۲)
- 70- جس نے [روزے کی حالت میں اپنی بیوی کا] بوسہ کیا، جبکہ وہ بھی روزے سے ہے تو دونوں کا روزہ ٹوٹ گیا۔ (الواہیہ ۵۳/۲)
- 71- حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے نفلی روزہ توڑ دیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اسکی قضاء کرنے کا حکم فرمایا۔ (الواہیہ ۵۴/۲)
- 72- روزے دار کیلئے تحفہ تیل اور [بخور والی] انگیٹھی ہے۔ (الواہیہ ۵۵/۲)
- 73- جس نے روزہ رکھا، اسکے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، اسکے اعضاء اللہ کی تسبیح بیان کرتے ہیں، تمام اہل آسمان اسکے لئے مغفرت کی دعائیں کرتے ہیں اور حوریں کہتی ہیں: اے اللہ! اسے جلد ہمارے پاس لے آ، ہم اسے دیکھنے کی مشتاق ہیں۔ (الواہیہ ۵۶/۲)
- 74- جس نے عید الفطر کے دن روزہ رکھا، اس نے گویا عمر بھر روزہ رکھا۔ (الواہیہ ۵۷/۲)
- 75- نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی جمعہ کا روزہ نہیں چھوڑا۔ (الواہیہ ۵۹/۲)
- 76- جس نے کسی حرمت والے مہینے کی جمعرات، جمعہ اور ہفتہ کے روزے رکھے، اللہ اسکے

لئے نو سال کی عبادت لکھ دیتا ہے۔ (الواہیہ ۱۶۴/۲)

77- جنت میں رجب نام کی ایک نہر ہے، جس نے ماہ رجب کا ایک دن کا روزہ رکھا، اللہ سے

اس نہر کا پانی پلائے گا۔ (الواہیہ ۶۵/۲)

قارئین کرام !

ہم نے یہاں بعض روایات کے صرف معروف حصے ذکر کئے ہیں، جبکہ وہ احادیث لمبی ہیں، البتہ

حوالہ جات درج کر دیئے ہیں، تاکہ بحث و تحقیق اور مراجعت کرنے والوں کیلئے آسانی رہے۔

ضعیف روایات کو دلیل بنا کر بیان کرنا تو اہل علم کے نزدیک جائز نہیں، البتہ انکے ضعف و

کمزوری کو واضح کرنے کیلئے انکا بیان جائز ہے اور اسی ثانی الذکر مقصد کے تحت ہم نے درج

بالا روایات ذکر کر دی ہیں، تاکہ انہیں معرض استدلال میں لانے سے گریز کیا جاسکے۔



۲ یہ مختصر مسائل زکوٰۃ فقہ السنہ محمد عاصم الحداد سے ماخوذ ہیں، جبکہ مصارف زکوٰۃ تفسیر احسن البیان

مختصر مسائل زکوٰۃ ۲

ارکان اسلام میں ایمان، نماز اور روزہ کے بعد زکوٰۃ دین اسلام کا انتہائی اہم رکن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا حکم قرآن شریف میں کم و بیش اسی (۸۰) مرتبہ دیا ہے۔ زکوٰۃ کا لغوی معنی ہے:

”بڑھنا“، ”پاک ہونا“ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”وہ شخص کامیاب ہو گیا، جس نے اپنے آپ کو پاک کیا“۔ (الاعلیٰ: ۱۴)

قرآن شریف میں ہے:

- ۱۔ ”نماز قائم کرو، زکوٰۃ دو، اور رسول کی اطاعت کرو، تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔“ (سورہ نور: ۵۶)
- ۲۔ ”اور جو زکوٰۃ تم لوگ اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے دیتے ہو، اس سے دراصل دینے والے اپنے مال میں اضافہ کرتے ہیں۔“ (سورہ روم: ۳۹)
- ۳۔ ”اے نبی! تم انکے اموال سے زکوٰۃ لے کر انہیں گناہوں سے پاک کرو۔“ (سورہ توبہ: ۱۰۳)

زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کے لئے حکم الہی:

- ۱۔ ”بتا ہی ہے، ان مشرکوں کے لئے جو زکوٰۃ نہیں دیتے، اور آخرت کے منکر ہیں۔“ (سورہ حم سجدہ: ۶-۷)

۲۔ ”جن لوگوں کو اللہ نے اپنے فضل سے مال دیا ہے اور وہ بخل سے کام لیتے ہیں، اس خیال میں نہ رہیں کہ یہ انکے حق میں بہتر ہے، بلکہ یہ بہت برا ہے، اس بخل سے جو کچھ وہ جمع کر رہے ہیں،

اسے قیامت کے دن طوق بنا کر ان کے گلے میں ڈالا جائے گا۔ (سورہ آل عمران: ۱۸۰) ۳۔ ”دردناک سزا کی خوشخبری سنا دو، ان لوگوں کو جو سونا اور چاندی جمع رکھتے ہیں اور انہیں اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے۔ ایک دن آئے گا کہ ایسے سونے چاندی پر جہنم کی آگ دہکائی جائے گی پھر اسی سے ان لوگوں کی پیشانیوں اور پیٹھوں کو داغا جائے گا اور کہا جائے گا: یہ ہے وہ خزانہ جو تم نے اپنے لئے جمع کیا۔ لو اپنی سمیٹی ہوئی دولت کا مزا چکھو۔“ (سورہ توبہ: ۳۴-۳۵)

نبی ﷺ نے فرمایا ہے:

”اس صدقہ سے کوئی مال کم نہیں ہوتا۔ مظلوم کی بدعاء سے ڈرتے رہو، کیونکہ اسکے اور اللہ کے درمیان کوئی چیز حائل نہیں۔“

زکوٰۃ فرض ہونے کی شرائط:

زکوٰۃ فرض ہونے کی دو شرائط ہیں:

۱۔ وہ مال بہ قدر نصاب یا اس سے زیادہ ہو۔ نصاب سے مراد وہ کم سے کم مقدار ہے جو شریعت نے مختلف چیزوں کیلئے مقرر کی ہے۔

۲۔ اس پر ایک قمری (ہجری) سال گزر چکا ہو۔ البتہ زمین کی پیداوار پر ایک سال کی شرط نہیں۔ فصل کاٹنے اور صاف کر لینے کے ساتھ ہی ادا کی جائے۔ اسی طرح کانوں اور دبے ہوئے خزانوں کے لئے بھی ایک سال کی شرط نہیں۔

یہ ہر آزاد مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے، جس میں مندرجہ بالا شرائط پائی جائیں۔ اگر مال کا مالک بچہ یا ناسمجھ آدمی ہو، تب بھی سرپرست پر فرض ہے کہ زکوٰۃ ادا کرے۔ قرض اگر نصاب کے مال سے زیادہ ہو تو زکوٰۃ فرض نہیں۔

مشترکہ کھاتہ (کمپنی):

☆ امام ابوحنیفہؒ و امام مالکؒ: کسی پر زکوٰۃ اس وقت تک واجب نہیں ہے جب تک ان میں سے ہر ایک کا حصہ بقدر نصاب نہ ہو۔

☆ امام شافعیؒ: مشترک مال کا حکم ایک ہی شخص کے مال کا ہے۔

☆ وجہ اختلاف: نبی ﷺ کے ارشاد: ”پانچ اوقیہ (۵۰ = ۵۲ تولہ) سے کم چاندی پر زکوٰۃ نہیں ہے۔“ سے یہ واضح نہیں کہ آیا یہ حکم صرف اس وقت ہے، جبکہ مال صرف ایک ہی شخص کی ملکیت ہو، یا اس وقت بھی ہے جبکہ کئی شریک ہوں۔ بعض آئمہ پہلی صورت پر اور بعض دوسری پر متفق ہیں۔ اور دوسری ہی صحیح ہے، کیونکہ ارشاد نبوی ﷺ ہے: ”زکوٰۃ کے ڈر سے نہ متفرق مال کو اکٹھا کیا جائے اور نہ اکٹھے کو الگ الگ۔“ (صحیح بخاری)

اموال زکوٰۃ (جن پر زکوٰۃ فرض ہے):

- ۱۔ سونا اور چاندی (نقدی)
- ۲۔ مال تجارت
- ۳۔ زرعی پیداوار
- ۴۔ مویشی
- ۵۔ کان اور دبے ہوئے خزانے

وہ اشیاء جن پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے:

ذاتی استعمال کی اشیاء، ذاتی مکان یا مکان کی تعمیر کیلئے پلاٹ، ذاتی استعمال کی اشیاء (مثلاً کار، فرنیچر، فرج، حفاظتی ہتھیار یا مویشی خواہ کتنی ہی قیمت کے ہوں) پر زکوٰۃ نہیں۔

A۔ سونا اور چاندی: ان پر چالیسواں حصہ (۱/۴۰ یا ۲.۵۰%) زکوٰۃ ادا کرے گا:

(۱) سونا: ساڑھے سات (۷۰.۵) تولے سے زیادہ ہو تو چالیسواں حصہ یعنی ۲.۵۰% زکوٰۃ ہے۔ جبکہ ملکیت میں ایک سال گزر جائے۔ اصل اعتبار وزن کا ہوگا، قیمت کا نہیں۔

☆ عورت کے زیورات کی زکوٰۃ: اگرچہ اس مسئلہ میں اختلاف رائے ہے، لیکن علماء کے صحیح تر قول کے مطابق زکوٰۃ دینی چاہئے۔

(۲) چاندی: ساڑھے باون (۵۲.۵۰) تولے سے زیادہ ہو تو چالیسواں حصہ یعنی ۲.۵۰%

زکوٰۃ ہے، جبکہ ملکیت میں ایک سال گزر جائے۔ اصل اعتبار وزن کا ہوگا قیمت کا نہیں۔

☆ نصاب کیا ہے؟: کیا استعمال کیلئے کوئی زیریں حد مقرر ہے؟ یا نصاب ہی حد ہے؟ سونے کا

نصاب ساڑھے سات (۷۵۰) تولے۔ چاندی کا ساڑھے باون (۵۲/۵۰) تولے۔ ایک

سال گزرنے پر، ۲/۵۰% زکوٰۃ ہوگی۔ سونے اور چاندی کی قیمت کا اندازہ موجودہ بھاؤ (قیمت

فروخت) کے مطابق لگا کر زکوٰۃ ادا کرنی چاہئے۔

B۔ مال تجارت: مال تجارت پر زکوٰۃ فرض ہے:

C۔ زرعی پیداوار:

زمین کی پیداوار پر زکوٰۃ قرآن، سنت، اور اجماع امت، تینوں کی رو سے فرض ہے۔

۱۔ خود بخود سیراب ہونے والی زمین پر فصل یا غلے کا عشر یعنی دسواں حصہ (۱۰%) ہے۔

۲۔ مصنوعی ذرائع سے سیراب ہونے والی زمین پر فصل یا غلے کا نصف عشر یعنی بیسواں

حصہ (۵%) ہے۔

☆ فصل یا غلے کی اقسام: گندم، جو، کھجور، کشمش، جوار، مکئی، باجرہ، چاول وغیرہ۔

D۔ غلوں اور پھلوں کا نصاب:

☆ غلوں اور پھلوں کا نصاب: جمہور کے نزدیک ۵ وسق یعنی تقریباً ۲۵ کلوگرام کے برابر ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”غلوں اور پھلوں پر

۵ وسق (۲۵ کلوگرام) سے کم پر زکوٰۃ نہیں ہے۔“ (صحیحین، سنن اربعہ، مسند احمد)

شافعہ، مالکیہ اور حنابلہ کا اس پر اتفاق ہے کہ غلوں کا نصاب پانچ وسق ۲۵ کلوگرام ہے، جبکہ وہ خشک ہو چکے ہوں اور انہیں چھلکوں وغیرہ سے صاف کر لیا گیا ہو۔

☆ غلوں اور پھلوں کی شرح زکوٰۃ:

زمین کے قدرتی ذرائع (بارش وغیرہ) سے سیراب ہونے پر عشر (دسواں حصہ) اور مصنوعی ذرائع سے سیراب ہونے پر نصف عشر (بیسواں حصہ) زکوٰۃ ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو زمین آسمان (بارش، برف، اوس، اولے) یا قدرتی چشموں سے سیراب ہو، اس پر عشر اور دوسرے مصنوعی ذرائع سے سیراب کی جانے والی پر نصف عشر ہے۔“ (بخاری، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ)

☆ پھلوں کا عشر، بذریعہ خرص:

(خرص یعنی تخمینہ، اندازہ) پھل پک جائے تو توڑنے سے پہلے عشر کی مقدار کا پتہ کرنے کیلئے تخمینہ و اندازہ لگانا خرص کہلاتا ہے۔

☆ مویشی: حدیث میں زکوٰۃ کیلئے تین قسم کے جانوروں کا ذکر ہے۔

۱۔ اونٹ ۲۔ گائے (بھینس) ۳۔ بھیڑ بکری

۱۔ اونٹ:

حدیث: ”24 سے کم اونٹ ہوں تو ہر 15 اونٹوں پر ایک بکری زکوٰۃ اور 25 اونٹ ہو جائیں تو ان پر ایک سال کی ایک اونٹنی“

نصاب: (1) 4 اونٹوں پر کوئی زکوٰۃ نہیں لایا کہ مالک خود دینا چاہے۔ (2) 5 سے 9 اونٹوں

پرائیک بکری۔ (۳) 10 سے 14 اونٹوں پر 2 بکریاں۔ (۴) 15 سے 19 اونٹوں پر 3 بکریاں۔ (۵) 20 سے 24 اونٹوں پر 4 بکریاں۔ (۶) 25 سے 35 اونٹوں پر ایک سال کی ایک اونٹنی۔ (۷) 36 سے 45 اونٹوں پر 2 سال کی ایک اونٹنی جو تیسرے سال لگ چکی ہو۔ (۸) 46 سے 60 اونٹوں پر 3 سال کی ایک اونٹنی جو چوتھے سال لگ چکی ہو۔

(۹) 61 سے 75 اونٹوں پر 4 سال کی ایک اونٹنی، جو پانچویں سال میں لگ چکی ہو۔ (۱۰) 76 سے 90 اونٹوں پر 2 سال کی دو اونٹنیاں، جو تیسرے سال میں لگ چکی ہوں۔ (۱۱) 91 سے 120 اونٹوں پر 3 سال کی تین اونٹنیاں جو چوتھے سال میں لگ چکی ہوں۔

اور جب اونٹ 120 سے زیادہ ہوں تو ہر چالیس اونٹوں پر 2 سال کی ایک اونٹنی اور ہر پچاس اونٹوں پر تین سال کی ایک اونٹنی زکوٰۃ ہوگی۔ (بخاری، ابوداؤد، ترمذی)

۲۔ گایوں بھینسوں پر زکوٰۃ: (۱) 30 سے کم تعداد پر زکوٰۃ نہیں، لیکن 30 پر ایک سال کا بچھڑایا

بچھڑایا۔ (۲) 40 پر 2 سال کا بچھڑایا بچھڑایا۔ (احمد، ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

۳۔ بکریوں اور بھیتوں پر نصاب:

(۱) 40 سے کم پر کوئی زکوٰۃ نہیں۔ (۲) 40 سے 120 پر ایک بکری۔

(۳) 121 سے 200 پر 2 بکریاں۔ (۴) 200 سے 300 پر 3 بکریاں، 300 سے

زائد ہر سو (100) بکریوں پر ایک بکری کے حساب سے زکوٰۃ ادا کریں۔ گدھوں، گھوڑوں اور

خجروں پر کوئی زکوٰۃ نہیں ہے، لیکن اگر تجارت کیلئے رکھے ہوئے ہیں تو زکوٰۃ واجب ہے۔

۴۔ گائیں اور معدنیات: ان پر 20% زکوٰۃ ہے، جو پائے جانے یا نکالنے کے ساتھ ہی ادا

کرنی چاہئے نہ کہ ایک سال گزرنے کے بعد۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اور تقسیم:

- ۱۔ زکوٰۃ جلد از جلد ادا کرنی چاہیے۔ پیشگی بھی ادا کی جاسکتی ہے۔
- ۲۔ زکوٰۃ جہاں سے نکالے وہیں ادا کر دینی چاہیے۔ دوسری جگہ منتقل نہ کی جائے، ہاں اگر زیادہ ہو یا بیچ جائے، تو دوسری جگہ بھیجی جاسکتی ہے۔ رسول کریم ﷺ دوسری جگہوں سے آیا ہوا زکوٰۃ کا مال اہل مدینہ یا مہاجرین میں تقسیم فرمایا کرتے تھے۔

وہ لوگ جن پر زکوٰۃ حرام ہے:

- ۱۔ غنی اور مکتسب (تندرست کما سکنے والا)۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ”جو شخص اپنا مال بڑھانے کیلئے لوگوں سے سوال کرتا ہے وہ آگ کے انکارے مانگتا ہے۔ اسے اختیار ہے چاہے انکی مقدار زیادہ کرے یا کم۔“
- ۲۔ نبی ﷺ کا خاندان۔
- ۳۔ غیر مسلم۔ البتہ بعض شکلوں میں ممکن ہے، جن کا ذکر آگے ”مصارف زکوٰۃ“ میں آ رہا ہے۔
- ۴۔ بیوی۔ (شوہر بیوی کو زکوٰۃ نہیں دے سکتا)
- ۵۔ اباؤ و اجداد اور اولاد و احفاد کو زکوٰۃ نہیں دی جاسکتی۔

وہ لوگ جن کو زکوٰۃ اور صدقہ دینا دوسروں کی نسبت افضل ہے:

- ۱۔ شوہر
- ۲۔ والدین اور اولاد کے سوا دوسرے رشتہ دار، کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے: ”سب سے افضل صدقہ وہ ہے جو کسی تنگ دست رشتہ دار پر کیا جائے۔“ (مختصراً از فقہ السنہ، محمد عاصم)

زکوٰۃ کے مصارف و مقامات:

مصارف زکوٰۃ آٹھ (۸) ہیں، جن کا ذکر سورۃ التوبہ، آیت ۶۰ میں آیا ہے۔ وہ درج ذیل ہیں۔

۱۔ فقیر: مسکین: یہ دونوں باہم قریب قریب ہی ہیں، حتیٰ

کہ ان کا ایک دوسرے پر بھی اطلاق ہوتا ہے۔ تاہم دونوں میں یہ بات قطعی ہے کہ جو شخص حاجت مند ہو اور ضروریات زندگی کو پورا کرنے کے وسائل سے محروم ہو، اسے فقیر و مسکین کہا جاتا ہے۔ فقیر سے مسکین قدرے بہتر حیثیت رکھنے والا ہوتا ہے اور وہ دستِ سوال بھی دراز نہیں کرتا اور نہ ہی اپنی شکل ایسی بناتا ہے کہ لوگ اسے کچھ دیں، جیسا کہ صحیح بخاری و مسلم کی ایک حدیث سے پتہ چلتا ہے۔

۳۔ عاملین: حکومت کے وہ اہل کار جو زکوٰۃ جمع کرنے، اسے تقسیم کرنے اور اس کا حساب کتاب رکھنے پر مامور ہوتے ہیں۔ ان کی اجرت یا تنخواہیں مالِ زکوٰۃ سے دی جاسکتی ہیں اور وہ انکے لئے حلال ہے، چاہے وہ مالدار ہی کیوں نہ ہوں۔ البتہ نبی ﷺ نے اپنی ذات اور اپنے خاندان (بنی ہاشم) پر اس مد میں بھی زکوٰۃ منع فرمادی ہے۔

۴۔ مؤلفۃ القلوب: {1} وہ کافر جو اسلام کی طرف کچھ مائل ہو، اور اسکی مدد کرنے سے اسکے مسلمان ہو جانے کی توقع ہو {2} وہ نو مسلم افراد جنہیں ایسی امداد اسلام پر مضبوط کر دینے کا باعث بن سکتی ہو {3} وہ افراد جنہیں امداد دینے کی صورت میں یہ امید ہو کہ وہ اپنے علاقے کے لوگوں کو مسلمانوں پر حملہ آور ہونے سے روکیں گے، یوں مسلمانوں کو کفار سے تحفظ حاصل ہوگا۔ ☆ احناف کے نزدیک یہ مصرف ختم ہو گیا ہے، لیکن یہ بات صحیح نہیں، حالات کے مطابق ہر دور میں اس مصرف پر زکوٰۃ کا پیسہ خرچ کیا جاسکتا ہے۔

۵۔ گردنیں آزاد کرانا: غلام آزاد کرانے کیلئے زکوٰۃ کا پیسہ خرچ کیا جاسکتا ہے، وہ مکاتب ہو یا غیر مکاتب۔ امام شوکانی کے نزدیک اس میں کوئی فرق نہیں۔

۶۔ غارمین: وہ مقروض جو اہل و عیال کے نان و نفقہ کے سلسلہ میں زیر بار ہو گئے ہوں اور قرضہ ادا کرنے کیلئے نہ نقد رقم ہو، نہ کوئی چیز کہ جسے بیچ کر قرض ادا کر سکیں۔ دوسرے وہ ذمہ دار اصحاب ضمانت ہیں کہ کسی کی ضمانت دی اور پھر اسکی ادائیگی کے ذمہ دار قرار پا گئے۔ تیسرے وہ لوگ جو کسی فصل کے تباہ ہو جانے یا کاروبار کے خسارہ کی وجہ سے مقروض ہو گئے۔ ان سب کی امداد بھی مال زکوٰۃ سے کی جاسکتی ہے۔

۷۔ فی سبیل اللہ: جہاد و مجاہدین (نان و نفقہ و اسلحہ وغیرہ) پر خرچ کرنا۔ چاہے مجاہدین مالدار ہی کیوں نہ ہوں۔ بعض احادیث کی رو سے حج و عمرہ بھی ”فی سبیل اللہ“ میں داخل ہے۔ اسی طرح بعض علماء کے نزدیک دعوت و تبلیغ دین اور نشر و اشاعت اسلام کے تمام شعبے بھی اسمیں شامل ہیں۔ کیونکہ اس سے بھی جہاد کی طرح، اعلائے کلمۃ اللہ ہی مقصود ہوتا ہے۔

۸۔ ابن السبیل: اس سے مراد وہ مسافر ہے، جو دوران سفر نقصان ہو جانے یا جیب کٹ جانے وغیرہ سے مستحق امداد ہو گیا ہو۔ چاہے وہ اپنے گھر یا وطن میں صاحب حیثیت ہی کیوں نہ ہو۔ زکوٰۃ کی رقم سے اسکی مدد کی جاسکتی ہے۔ (مختصراً از تفسیر احسن البیان، مولانا حافظ صلاح الدین یوسف، تفسیر سورہ توبہ: آیت ۶۰)

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

وَاللّٰهُ الْمَوْفِقُ

ابوعدنان محمد منیر قمر،

الحکمۃ الکبریٰ، الخیر ۳۱۹۵۲ (سعودی عرب)

تراجم وتصانیف محمد منیر قمر

تاریخ طبع	شائع کردہ	نام کتاب
1396ھ 1976ء	بزم الہلال، جامعہ سلفیہ فیصل آباد	1 آئینہ نبوت (سیرت النبی ﷺ ایک اچھوتے انداز میں)
1241ھ 2000ء	مکتبہ کتاب وسنت، طبع دوم	2 رمضان المبارک۔
1396ھ 1976ء	بزم الہلال، طبع اول	(روحانی تربیت کا مہینہ)
1422ھ 2001ء	مکتبہ کتاب وسنت، طبع دوم	3 کشف الشبہات (توحید)
1400ھ 1981ء	الحاج علی محمد سعید الباققرین، شارحہ	4 مسنون ذکر الہی (مختصر)
1401ھ 1981ء	الحاج عامر محمد سعید الباققرین، شارحہ	5 مناسک الحج والعمرة
1981ء	الحاج عامر محمد سعید الباققرین، شارحہ	6 درآمدہ گوشت کی شرعی حیثیت
1981ء	شیخ محمد صالح کنڈی، شارحہ	7 خنزیر کی چربی پر مشتمل اشیاء (اردو)
1401ھ 1981ء	صدیقی ٹرسٹ۔ کراچی	8 خنزیر کی چربی پر مشتمل اشیاء (انگلش)
1401ھ 1981ء	مسلم اسٹوڈنٹس ایسوسی ایشن۔ ابرڈین	9 انسانی تاریخ کی خفیہ ترین تحریک
1401ھ 1981ء	یونیورسٹی (برطانیہ) و (طبع دوم)	10 دعوت الی اللہ اور داعی کے اوصاف
1402ھ 1982ء	صدیقی ٹرسٹ۔ کراچی	11 وجوب عمل بالنسہ اور کفر منکر
1402ھ 1982ء	الإدارة الإسلامية۔ فیصل آباد	12 تین اہم اصول دین اور شروط الصلوٰۃ
1403ھ 1983ء	الإدارة الإسلامية۔ فیصل آباد	13 تین اہم اصول دین
1985ء	دارالافتاء۔ الرياض طبع اول	۲۰۰۰ء تک (سات ایڈیشن)
1413ھ	المکتب التعاونی بالبدیعہ وغیرہ	

1411ھ 1991ء	روٹی چیلرز۔ دینی	14 قبولیت عمل کی شرائط (طبع اول)
1412ھ 1992ء	المہتاب انٹرنیشنل۔ قطر	(طبع دوم)
1421ھ 2001ء	مکتبہ کتاب وسنت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	(طبع سوم)
	تاریخ طباعت	نام کتاب
1981ء	مکتبہ کتاب وسنت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	15 مسنون ذکر الہی (مفضل) طبع اول
1994ء	” ”	طبع دوم
2001ء	” ”	طبع سوم
1992ء	مکتبہ ابن تیمیہ۔ قطر	16 سیرت امام الانبیاء (طبع اول)
1993ء	مکتبہ کتاب وسنت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	17 شراب اور دیگر منشیات (طبع اول)
1989ء	مکتبہ کتاب وسنت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	18 سوئے حرم (حج و عمرہ) طبع اول
1995ء	” ”	طبع دوم
1990ء	مکتبہ کتاب وسنت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	19 فقہ الصلوٰۃ (جلد اول) طبع اول
1414ھ 1999ء	مکتبہ کتاب وسنت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	20 فقہ الصلوٰۃ (جلد دوم)
	نور اسلام اکیڈمی۔ لاہور	21 فقہ الصلوٰۃ (جلد سوم) زیر کتابت
	زیر ترتیب	22 فقہ الصلوٰۃ (جلد چہارم)
1423ھ 2002ء	مکتبہ کتاب وسنت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	23 رمضان المبارک واحکام روزہ
	توحید پبلیکیشنز، بنگلور انڈیا	
	زیر ترتیب	24 احکام زکوٰۃ و صدقات
1421ھ 2000ء	مکتبہ کتاب وسنت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	25 جہاد اسلامی کی حقیقت
1421ھ 2001ء	مکتبہ کتاب وسنت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	26 سوور شوت
1421ھ 2001ء	مکتبہ کتاب وسنت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	27 زنا کاری وفاشی
	تیار برائے طباعت	28 چند اختلافی مسائل میں راہ اعتدال
	تیار برائے طباعت	29 مقالات قمر
1421ھ 2000ء	” ”	30 گلدرستہ نصیحت سے پچاس پھول۔

تیار برائے طباعت	”	31 پچاس سوال و فتاویٰ احکام حیض کے
تیار برائے طباعت	”	32 محرّمات (حرام امور)
تیار برائے طباعت	”	33 ممنوعات (ناجائز امور)
تاریخ طباعت	شائع کردہ	نام کتاب
1421ھ 2000ء	مکتبہ کتاب و سنت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	34 لوطت و اغلام بازی
1421ھ 2000ء	مکتبہ کتاب و سنت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	35 اسناد از ناولو اطت کیلئے اسلام کی تدابیر
تیار برائے طباعت	مکتبہ کتاب و سنت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	36 سورۃ فاتحہ فضیلت و مقتدی کے لئے حکم
1421ھ 2000ء	مکتبہ کتاب و سنت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	37 آئین۔ معنی و مفہوم، مقتدی کے لئے حکم
تیار برائے طباعت	”	38 رفع الیدین، جائین کے دلائل کا جائزہ
1422ھ 2001ء	نور اسلام اکیڈمی۔ لاہور	39 درود شریف۔ فضائل واحکام
1423ھ 2002ء	مکتبہ کتاب و سنت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	40 ظہور امام مہدی، (طبع اول و دوم)
1423ھ 2002ء	مکتبہ کتاب و سنت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	41 مسائل قربانی و عیدین
	زیر کتابت	42 الامام العلامہ ابن باز
	زیر کتابت	43 الامام الحدیث الالبانی
1421ھ 2000ء	علی فؤاد پبلشرز لاہور، توحید پبلیکیشنز، بنگلور	44 نماز پنجگانہ کی رکعتیں مع وترو تہجد
2000ھ 1421ء	مکتبہ کتاب و سنت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	45 فریضہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر اور ضرورت جہاد
1422ھ 2001ء	”	46 اسیران جہاد اور مسئلہ غلامی
	مسودہ تیار برائے طباعت	47 جمعہ مبارک۔ فضائل ومسائل
	مسودہ تیار برائے طباعت	48 نماز باجماعت کا حکم
	مسودہ تیار برائے طباعت	49 مباحات و مکروہات و مفسدات نماز
	مسودہ تیار برائے طباعت	50 تفسیر سورۃ الحجرات
تیار برائے طباعت	مکتبہ کتاب و سنت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	51 تمباکو نوشی
1421ھ 2000ء	مکتبہ کتاب و سنت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	52 دخول جنت کے تیس اسباب

- 53 انسانی جان کی قدر و قیمت اور فلسفہ جہاد مکتبہ کتاب وسنت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ 1421ھ 2001ء
54 مسائل واحکام طہارت (مفصل) مسودہ تیار برائے طباعت

تاریخ طباعت

شائع کردہ

نام کتاب

- 55 قبروں پر مساجد یا مساجد میں قبریں اور مسودہ تیار برائے طباعت مقامات نماز
56 مسائل واحکام مساجد مسودہ تیار، برائے طباعت
57 نماز کیلئے مردوزن کا لباس مسودہ تیار، برائے طباعت
58 وجوب نقاب (چہرہ کا پردہ) مسودہ تیار، برائے طباعت
59 اوقات نماز مسودہ تیار، برائے طباعت
60 مسائل واحکام آذان و اقامت مسودہ تیار، برائے طباعت
61 مصنوعی اعضاء کی صورت میں غسل و وضوء مسودہ تیار، برائے طباعت
62 ننگے سر نماز مکتبہ کتاب وسنت اور توحید پبلیکیشنز 1423ھ 2002ء
63 نماز میں عدم پابندی اور تارک نماز کا حکم مسودہ تیار، برائے طباعت
64 غیر مسلموں سے تعلقات اور انکے جھوٹے کھانے پانی کا حکم۔ مسودہ تیار، برائے طباعت
65 آداب دعا (مقامات، اوقات وغیرہ) مسودہ تیار، برائے طباعت
66 حج مسنون (شار جٹی وی سے نشر کردہ) مسودہ تیار، برائے طباعت
67 مسائل واحکام لباس و پردہ مسودہ تیار، برائے طباعت
68 زیارت مدینہ منورہ (آداب واحکام) مکتبہ کتاب وسنت اور توحید پبلیکیشنز 1423ھ 2002ء
69 مختصر مسائل واحکام طہارت و نماز مکتبہ کتاب وسنت اور توحید پبلیکیشنز 1423ھ 2002ء
70 عید میلاد النبی ﷺ صحیح تاریخ مکتبہ کتاب وسنت اور توحید پبلیکیشنز 1423ھ 2002ء
ولادت مصطفیٰ، جشن میلاد و وفات پر

71	رکوع میں آکر ملنے والے کی رکعت	مکتبہ کتاب وسنت	1423ھ 2002ء
72	خطبات مسجد نبوی ﷺ	”	”
73	خطبات مسجد حرام	”	”

فہرست مطبوعات توحید پبلیکیشنز

کتاب نمبر	عنوان	مصنف / مترجم
1	بدعات اور ان کا تعارف	تالیف: رعلامہ سعید بن عزیز یوسف زئی
2	نماز پنجگانہ کی رکعتیں مع نماز وتر و تہجد	تالیف: ابوعدنان محمد منیر قمر
3	مختصر مسائل واحکام رمضان، روزہ اور زکوٰۃ	تالیف: ابوعدنان محمد منیر قمر
4	مختصر مسائل واحکام طہارت و نماز	تالیف: رعلامہ محمد صالح العثیمین ترجمہ: ابوعدنان محمد منیر قمر
5	زیارت مدینہ منورہ - احکام و آداب	تالیف: رعلامہ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز ترجمہ: ابوعدنان محمد منیر قمر
6	ٹوپی و پگڑی سے یا ننگے سے نماز	تالیف: ابوعدنان محمد منیر قمر
7	جشن عید میلاد النبی ﷺ؛ یوم وفات پر!!	تالیف: ابوعدنان محمد منیر قمر
8	دنیوی مصائب و مشکلات؛ حقیقت، اسباب، ثمرات	تالیف: محترمہ شوانہ عبدالعزیز ترجمہ: شاہد ستار تقدیم و تہذیب و اضافہ: ابوعدنان محمد منیر قمر

